www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

هٰذه دعوتنا

یہ ہے ہماری دعوت

فضیلۃ الشیخ
علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ضبط و تخریج و تحریر
ابو معاذ خالد بن عبد العال

ترجمہ
ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

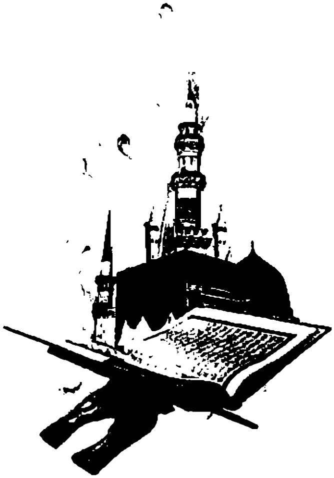

یہ ہے ہماری دعوت

ABU UMAIMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	یہ ہے ہماری دعوت
تالیف	:	فضیلۃ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی ؒ
ضبط و تخریج و تحریر	:	ابو معاذ خالد بن عبد العال
ترجمہ		ابو ضیاء محمود احمد غضنفر
طابع و ناشر	:	مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی
سال اشاعت	:	ستمبر ۲۰۱۲ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار ایک سو
صفحات	:	64

باہتمام

شفیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email : maktabaalfaheemmau@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذه دعوتنا

یہ ہے ہماری دعوت

فضیلۃ الشیخ

علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ضبط وتخریج وتحریر
ابو معاذ خالد بن عبد العال

ترجمہ
ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

مکتبہ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email : maktabaalfaheemmau@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

ABU UMAIMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ حرفِ تمنا ۸

باب : ۱

❀ اس امت کی نجات وفلاح کا راستہ......حرفِ چند از مرتب ۱۱

باب : ۲

❀ خطاب کی اشاعت کے مقاصد ۱۸

باب : ۳

❀ علامہ محدث الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تابناک و ہر دلعزیز شخصیت ۲۱

❀ پیدائش و تعلیم ۲۲

❀ ذریعۂ معاش ۲۳

❀ شوقِ مطالعہ ۲۳

❀ سخاوت و انفاق ۲۴

❀ عبادات میں مشغولیت ۲۵

❀ اولاد ۲۶

❀ شیخ البانی رحمہ اللہ کی وصیت ۲۶

❀ وفات ۲۷

باب : ۴

❀ شیخ البانی رحمہ اللہ کا اثر انگیز فکری خطاب ۲۹

❀ حرفِ آخر ۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

"بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے، ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"حمد و صلوٰۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

''اے اہل ایمان!... اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو!...... اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انھیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان!...... اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمھارے اعمال سنوار دے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔''

❋❋❋

مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوٰة والخطبة، ح: ٨٦٨ و ٨٦٧۔ والنسائی، ٣٢٧٨۔

رواه الاربعة و احمد والدارمی، وروى البغوى فى شرح السنة مشكوٰة، مع تعليقات الالبانى النكاح، باب اعلان النكاح وقال الالبانى حديث صحيح

تنبیہات:

صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود w کی حدیث میں خطبہ کا آغاز (ان الحمد لله) سے ہے لہٰذا (الحمد لله) کی بجائے (ان الحمد لله) کہنا چاہیے۔

یہاں (نومن به ونتوكل عليه) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔

یہ خطبہ نکاح اور عام وعظ و ارشاد یا درس و تدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسے خطبہ حاجت کہتے ہیں اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت و ضرورت سے بیان کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ تمنا

دعوت ہو تو ایسی!

دنیا میں ہر گروہ، ہر فرقہ، ہر جماعت اپنے بڑوں کی باتوں اور اعمال کے مجموعے کو اپنا مسلک و مذہب اور موقف قرار دیتی ہے۔ ہر کوئی ان کی باتوں اور قول و فعل کو اپنانے اور اپنائے جانے پر زور دیتا ہے۔ اسے ہی فرقہ بندی اور فرقہ واریت کہتے ہیں۔

دنیا میں ایک ایسا حق پرستوں کا گروہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ نہ تو ہماری بات مانو نہ ہمارے بڑوں کی بات مانو بلکہ مانو تو یا رب کریم کا فرمان جو قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے، اس کو مانو...... یا پھر محمد رسول اللہ خاتم النّبیین ﷺ کا فرمان...... تیسری کوئی بات نہیں۔ چونکہ، چنانچہ، حتی کہ، اگرچہ، مگرچہ، حقیقت یہ ہے، اصل حقیقت یہ ہے، وغیرہ جیسی تاویلوں کی ضرورت نہیں۔ وہی گروہ حق پر ہے، یہ کہتا ہے کہ اگر ماننا ہے تو قرآن و حدیث کے ساتھ رسول رحمت کے اصحاب کے عمل اور قول و فعل کو اپنی زندگی کے لیے رہبر و رہنما مانیں۔ اس کتاب میں یہی دعوت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک کلمہ گو کو مختلف فرقوں سے دامن بچا کر کس طرح وہ جماعت بننا ہے جو اللہ کے رسول کی جماعت ہے اور جو اللہ کا گروہ ہے۔ ہم نے اس گروہ کا مددگار و معاون اور اہلکار کیسے بننا ہے؟ تاکہ اللہ و رسول کے گروہ میں شامل ہو کر جنتوں کے حقدار بن سکیں۔ اس تحریر میں محدث العصر الشیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اسی گروہ کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

اللہ و رسول کا گروہ ہی یقیناً دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو گا، باقی مخلوق کے پیچھے لگنے والے تمام فرقہ جاتی گروہ ناکام و نامراد ہوں گے، اور اللہ و رسول کی اطاعت سے منہ موڑ کر اوروں یعنی مخلوق کی بے دام غلامی و بندگی کرنے اور ان کی بات مان کر قرآن اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رسول کو پس پشت ڈالنے والے بڑھکتی آگ کا ایندھن بن جائیں گے۔ اس تلخ حقیقت کا اعلان باری تعالیٰ نے قرآن میں اور رسول رحمت ﷺ نے اپنے فرمان میں برملا و دوٹوک کر دیا ہے۔

اللہ اور رسول ﷺ کو اپنے لیے کافی سمجھنے والے کو یہ اعزاز ملے گا کہ فتنوں کے دور میں جن و انس اس کو مل کر بھی گمراہ نہ کر سکیں گے۔ اس بات کی نشاندہی رسول رحمت نے ان الفاظ میں کی ہے:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهِ))

آپ نے فرمایا:

"اے میرے امتیو!...... اے میرے اصحاب!...... میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی بھی گمراہ نہ ہو سکو گے، وہ دو چیزیں کونسی ہیں؟) ایک اللہ کریم کی کتاب (قرآن) اور دوسری میری سنت (حدیث) ہے۔ (انھیں مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسی پر عمل پیرا رہو) گمراہی سے یقیناً بچ جاؤ گے، ان شاء اللہ

ایک مقام پر رسول رحمت نے کامیاب لوگوں کی مثال بیان کرتے ہوء فرمایا کہ دنیا و آخرت میں کامیاب لوگ وہ ہوں گے جو:

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

جو میرے طریقہ و حکم پر اور میرے صحابہ کے طریقہ پر چلنے والے ہوں، اور جو انھوں (صحابہؓ) نے میری سنت کی روشنی میں اعمال کیے ہوں گے، ان اعمال کی پیروی و اقتداء کرنے والے ہوں گے، وہی اللہ کے دربار میں کامیاب و کامران اور جنتوں کے حقدار ٹھیریں گے۔

ایک اور مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میری سنت کو لازم پکڑو، اور میرے (صحابہ) خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو لازم پکڑو۔ یہ وہ خلفاء ہیں کہ جو ہدایت یافتہ ہیں۔''

یہ اور اس مضمون کی دیگر احادیث اس قرآنی فرمان کی شرح وتفسیر کر رہی ہیں کہ جس میں یہ حکم دیا گیا ہے:

أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ

''اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے (آخری) رسول (محمد رسول اللہ ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

ان تمام نصوص و براہین سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ اور رسول کے طریقہ وحکم کو چھوڑ کر اوروں یعنی امتیوں کی باتوں اور طریقوں کو اپنانے والے گمراہ ہیں، اللہ اور رسول کی جماعت کے مقابلے میں فرقے ہیں۔ اللہ کی رحمت اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہیں۔ دنیا میں گمراہی ان کا مقدر اور آخرت میں برا ٹھکانہ ان کا نصیب ہے۔

آیئے!...... اس روشن دعوت کو اپنائیں جو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کتاب میں واضح کی گئی ہے، تاکہ دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامران ہوں۔

اسی روشن و تاباں نصب العین کی دعوت دیتی ہے یہ کتاب...... روشنیوں کی پیامبر جنت کے خوبصورت دروازوں تک پہنچانے کا باعث بنتی ہے یہ کتاب...... پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ کریں اور اپنے دامن کو سچی سچی دعوت کے مہکتے پھولوں سے بھر لیں...... اور مختلف فرقوں کی دعوت کے کانٹوں سے اپنے دامن کو تار تار ہونے سے بچائیں۔ آمین

خادم کتاب وسنت
محمد طاہر نقاش
۱۱- اکتوبر ۲۰۱۱ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : 1

اس امت کی نجات وفلاح کا راستہ

از قلم

ابو معاذ خالد بن عبدالعال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْدُ:

اللہ رب العزت کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں دینِ اسلام کے نورانی علم کی بدولت جہالت کے اندھیروں میں سرگرداں ہونے کی ذلت اور نحوست سے اور اپنے فضل وکرم سے دین اسلام کا علم اور بصیرت حاصل کرنے کی بنا پر گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچالیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے شریعت محمدیہ کو ہمارے لیے اعلیٰ وارفع جھنڈے اور واضح ترین راہنمائی کی حیثیت میں اپنا نصب العین بنانے کی توفیق عطا کی۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہم پر بہت بڑی نعمت، اس کی بے پایاں رحمت اور اس کا خاص کرم ہے اور ہم دل کی گہرائی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کہاں ہم اور کہاں اللہ رب العزت کی وافر مقدار میں نوازشات؟

کہاں ہم اور کہاں یہ نصیب اللہ، اللہ!!

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمدوثنا بیان کرتے ہیں۔ دراصل اس کی حمدوثنا بیان کرنے کی توفیق بھی ہمیں اسی کی طرف سے نصیب ہوئی ہے۔ ہم تہ دِل سے اللہ رب العزت کا شکر بجالاتے ہیں، بلاشبہ اس کا شکر بجالانا بھی نوازشاتِ الٰہیہ کی پہلی کڑی ہے۔ ہم تہ دل سے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حقائق کو روز روشن کی طرح واضح کرنے والا بادشاہ ہے اور ہم صمیم قلب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے، اس کے سچے امانت دار اور محبوب رسول ہیں اور بلاشبہ رسول اقدس ﷺ کو جہان والوں کی طرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

أَمَّا بعد:

برادرانِ اسلام!...... ''یہ ہے ہماری دعوت'' کے عنوان سے ایک اثر انگیز پیغام آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ پیغام عصر حاضر کے محدث، نامور امام علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی جانب سے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کی برکھا برسائے، ان کی رُوح کو پاک کرے اور ان کی قبر کو منور کر کے اسے جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنا دے اور اسے تا حد نگاہ وسیع وعریض کر دے۔ آمین

برادرانِ ذی وقار!...... یہ پیغام ہمارے لیے ایک قاعدہ کلیہ متعین کرتا ہے اور دین اسلام کو سمجھنے کے لیے ایک بڑی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس قاعدے کے ذریعے سے اہل سنت یعنی ہدایت کے متوالوں اور اہل بدعت یعنی خواہشات کے پجاریوں کو خوب اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اس قاعدے کی رو سے اہل حق اور اہل باطل کی پہچان بھی بآسانی کی جا سکتی ہے۔

یوں تو ہر گروہ، فرقے اور جماعت کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم کتاب وسنت کے ماننے والے ہیں۔ لیکن حیرانی اس بات پر ہے کہ کتاب وسنت کو کس کی فہم وفراست اور کس کے طرزِ عمل کی رو سے دیکھا جاتا ہے اور کتاب وسنت کی تعبیر کے لیے کون سا طریقہ اپنایا جاتا ہے؟

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جو قاعدہ کلیہ بیان کیا وہ یہ ہے کہ کتاب وسنت کی تعبیر سلف صالحین کی فہم وفراست کی روشنی میں ہی معتبر سمجھی جائے گی۔

یاد رہے کہ معتزلہ، جہمیہ اور خوارج اس عظیم قاعدہ کلیہ کے ساتھ قطعی طور پر کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ بلاشبہ یہ فرقے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ یقین جانیے کہ سلف صالحین کی فہم و فراست کی طرف رجوع کرنے سے ہی فکری اور نظریاتی پھسلن، کج روی اور انحراف سے بچا جا سکتا ہے۔ یہی قاعدہ کلیہ وہ بنیاد ہے، جس سے اہل سنت دوسرے فرقوں کے بالمقابل ممتاز دکھائی دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ قرآن مجید واحادیث رسول کے ساتھ سلف صالحین کا فہم وفراست اہل سنت کا طرۂ امتیاز ہے۔ وہ کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین کی فہم وفراست کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے وحی الٰہی اور نزول قرآن کا بچشمِ خود مشاہدہ کیا اور انہوں نے قرآنی آیات کی تعبیر وتفسیر کا علم براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا۔

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ''اعلام الموقعین'' میں رقمطراز ہیں:

''اُولٰئِكَ اَصْحَابُهُ ﷺ اَبَرُّ الْاُمَّةِ قُلُوبًا ، وَاَعْمَقُهَا عِلْمًا ، وَاَقَلُّهَا تَكَلُّفًا وَاَحْسَنُهَا بَيَانًا ، وَأَصْدَقُهَا إِيمَانًا ، وَاَعَمُّهَا نَصِيحَةً ، وَاَقْرَبُهَا إِلَى اللّٰهِ وَسِيلَةً .)) (اعلام الموقعين : ۲/ ۱۸)

''نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں، جو پوری امت میں سب سے بڑھ کر نیک دل، سب سے بڑھ کر علم کی گہرائی سے آراستہ، سب سے کم تکلف کرنے والے، سب سے بہترین بات کرنے والے، سب سے بڑھ کر ایمان کے سچے، سب سے بڑھ کر خیر خواہ اور ہمدرد، اور سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب رکھنے والے تھے۔''

بھلا وہ کون سی، عمدہ، بہتر اور دل ربا عادت اور خصلت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہ پائی جاتی ہو اور وہ اوصافِ حمیدہ اور خصائل نفیسہ میں دوسروں سے سبقت نہ لے گئے ہوں؟ رشد وہدایت کا وہ کون سا منصوبہ ہے، جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غلبہ حاصل نہ کیا ہو؟

اللہ کی قسم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرچشمۂ حیات کے صاف شفاف اور ٹھنڈے میٹھے چشمے پر وارد ہوئے اور اسلام کی بنیادوں کو استوار کر کے اپنے بعد آنے والے لوگوں میں سے کسی کے لیے کوئی بات کہنے کی کسر نہ رہنے دی۔

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن اور ایمان کی روشنی میں، اپنے عدل وانصاف کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو اور شمشیر وسناں کے ساتھ جہاد کے ذریعے سے بیشتر علاقوں، شہروں اور بستیوں کو فتح کر لیا۔ انہوں نے جو خالص نورانی علم سیدنا نبی کریم ﷺ سے حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا، وہ من و عن تابعین عظام کی طرف منتقل کر دیا۔ صحابہ کرام روئے زمین کی وہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہستیاں ہیں، جن کا علمی سلسلۂ سند کچھ اس طرح ہے:

((عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.))

یہ کس قدر، عمدہ، پاکیزہ، اعلیٰ اور ارفع سلسلۂ سند ہے۔ اس سلسلۂ سند پر ہم قربان جائیں۔ یعنی جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا نبی کریم ﷺ سے دین کا علم حاصل کیا، نبی کریم ﷺ نے جبرائیل سے سنا اور انہوں نے رب العالمین سے علم حاصل کیا۔ بلاشبہ یہ سلسلۂ سند صحیح، عمدہ اور عظیم الشان ہے۔

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ارشادِ گرامی ہے:

''یہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کا ہم سے عہد تھا کہ کتاب وسنت کی دعوت کو عام کیا جائے اور یہی ہمارا تم سے عہد ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے یہی وصیت ہے اور اس وصیت پر عمل پیرا ہونا ہمارے فرائض میں شامل ہے اور اس وصیت پر عمل پیرا ہونا تمہارے فرائض میں بھی شامل ہے۔''

یہ ایک حقیقت ہے کہ تابعین عظام رحمہم اللہ نے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج کو نہایت احسن انداز میں اپناتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے کی سعادت حاصل کی۔ تابعین عظام رحمہم اللہ کے بعد تبع تابعین ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رشد و ہدایت کے راستے پر گامزن ہوئے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾

(الحج: ۲۲/ ۲۴)

''ان کو پاکیزہ بات قبول کرنے کی ہدایت بخشی گئی اور انہیں اللہ حمید کی راہ بتائی گئی۔''

اصدق الصادقین اللہ رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ (الواقعۃ: ۵۶/ ۱۳-۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔"

سلف صالحین کا اطلاق ان بابرکت لوگوں پر ہوتا ہے جن کے ہر لحاظ سے بہتر ہونے کی شہادت نبی کریم ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے دی ہے۔ سلف صالحین سے مراد جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو عقیدے، عبادت، طرزِ عمل، اخلاق اور کردار کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر تھے۔

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

أُولٰئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

"اے جریر جب لوگوں کے اجتماعات ہمیں ایک جگہ اکٹھا کریں تو یہ میرے آباد اجداد ہیں۔ ان جیسا کوئی اور ہو تو میرے سامنے لاؤ۔"

دار الہجرت مدینہ منورہ کے امام سیدنا مالک بن انس رحمہ اللہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

" لَنْ يُصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا . "[1]

"اس امت کا آخر میں آنے والا ہرگز اصلاح احوال نہیں کر سکتا اس طریق کار کو اختیار کیے بغیر جو امت میں پہلے آنے والے نے اپنایا۔"

میں نے شیخ البانی رحمہ اللہ کے خطاب میں درج ذیل خطوط پر تحقیق کا کام کیا ہے:

① قرآنی آیات کے بارے میں یہ وضاحت کی ہے کہ آیات کا نمبر کیا ہے اور مذکورہ آیات کس سورہ کی ہیں۔

② خطاب مذکور کے مشکل الفاظ کی آسان اور عام فہم انداز میں تشریح کر دی ہے۔

③ میں نے خطاب کی جس عبارت کو مشکل محسوس کیا اس کی وضاحت کر دی ہے، تاکہ اسے سمجھنے میں آسانی ہو اور افادۂ عام کے پیش نظر بعض مقامات پر مختصر انداز میں حواشی بھی لکھ دیے ہیں۔

④ میں نے بعض مقامات پر شیخ البانی رحمہ اللہ کی دوسری کتابوں سے بھی مفید تعلیقات کو ہو بہو نقل کر دیا ہے تاکہ معزز قارئین کو یہ معلوم ہو سکے کہ شیخ رحمہ اللہ نے اس موقف کا

[1] الشفاء لقاضی عیاض: ۲/۸۵۔ اقتضاء الصراط المستقیم: ۳۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ اس کے علاوہ دوسرے مواقع پر بھی کیا ہے اور قارئین کرام اس کی طرف بآسانی رجوع کر سکیں۔ یہ طریق کار میں نے اس لیے اختیار کیا ہے کہ موقف کی سند مزید بلند ہو اور قارئین کرام کے لیے زیادہ افادیت کا باعث بن سکے۔

⑤ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنے خطاب میں جن احادیث اور اقوال صحابہ کا تذکرہ کیا میں نے ان کی تخریج درج ذیل اسلوب میں کی ہے:

❶ اگر خطاب میں بیان کی گئی حدیث بخاری و مسلم کی ہے تو میں نے دونوں صحیح کتابوں کے تذکرے پر اکتفا کیا ہے۔

❷ اگر خطاب میں بیان کی گئی حدیث بخاری یا مسلم میں سے کسی ایک کی ہے تو میں نے صرف اسی کتاب کا تذکرہ کرنے پر اکتفا کیا ہے، جس میں وہ حدیث منقول ہے۔

❸ اگر خطاب میں بیان کی گئی حدیث معلول معلوم ہوئی تو میں نے اس کی علت بیان کر دی ہے۔

❹ اگر خطاب میں بیان کی گئی حدیث بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر کتابوں سے ہے تو میں نے دو یا تین حوالوں پر اکتفا کیا ہے۔ زیادہ حوالوں سے اس لیے اجتناب کیا کہ قارئین کرام بوجھ محسوس نہ کریں اور مقالے کو بھی حوالہ جات کی کثرت سے بوجھل نہ بنایا جائے۔ یاد رہے کہ حوالہ جات کی کثرت عام پڑھنے والوں کے لیے مفید بھی نہیں ہوتی۔ حوالہ جات کی بھرمار انہی حضرات کے لیے مفید ہوتی ہے جو اس فن میں تخصص رکھنے والے ہوتے ہیں۔

❺ خطاب میں بیان کی گئی حدیث پر حکم لگانے کے اعتبار سے شیخ البانی رحمہ اللہ اور دیگر علماء میں اختلاف ہوا تو میں نے اس اختلاف کا نہایت ہی سادہ انداز میں تذکرہ کرنے کے بعد شیخ البانی رحمہ اللہ کے موقف کو نقل کر دیا ہے۔ تاکہ قارئین کرام شیخ رحمہ اللہ کے موقف سے بآسانی آگاہی حاصل کر سکیں۔

❻ میں نے خطاب میں بیان کی گئی احادیث اور آثار صحابہ پر شیخ البانی رحمہ اللہ نے جو حکم لگایا ہے، اس کا حوالہ رحمہ اللہ کی دیگر مطبوعہ کتابوں سے نقل کر دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ میں نے شیخ رحمہ اللہ کے خطاب کو کیسٹ سے سن کر اور مستند احادیث کی کتابوں سے مراجعت کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ ہو بہو ورطۂ تحریر میں لانے کی کوشش کی ہے۔

۸ دوران خطاب میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے جو عامی زبان کے الفاظ استعمال کیے، میں نے ان کو فصیح عربی زبان میں منتقل کر دیا ہے۔

پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے درد بھرے انداز سے التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے اس عمل کو خالصتاً اپنی خوشنودی کا باعث بنا دے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھ پر اپنا کرم کرے کہ میں یہ عمل اس کی مخلوق میں سے کسی کو خوش کرنے کے لیے نہ کروں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میرے اس عمل کو احسن انداز میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور میرے اس عمل کو روئے زمین پر مشرق و مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے نفع رساں بنا دے۔ بلاشبہ اللہ کارساز اور ایسا کرنے پر قادر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ابو معاذ خالد بن عبدالعال

کویت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲

خطاب کی اشاعت کے مقاصد

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَ بَعْدُ:

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہر دور میں علم، دعوت اور راہنمائی کے حصول اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے اسلامی کتاب کا ایک اہم اور مؤثر کردار رہا ہے۔ بلاشبہ اسلامی کتاب کی عمر کا دورانیہ بڑا طویل اور اس کی افادیت ہر دور میں عظیم ترین اور مسلم رہی ہے۔ علم کی نشرواشاعت، اس کی حفاظت اور علم کے مطابق عمل پیرا ہونے کے عظیم مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے قابل احترام سلف صالحین رحمہم اللہ نے اسلامی کتابوں کی تصنیف و تالیف میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے اپنی زندگیاں اس مقدس کام میں صرف کر دیں۔ کئی صدیاں بیت جانے کے باوجود سلف صالحین کی تالیف کردہ کتابیں اب بھی منصۂ شہود پر موجود ہیں اور روئے زمین پر ہر سو اپنی روشنی پھیلا رہی ہیں۔ یہ کتابیں حصول علم اور دعوت عمل کے لیے ایک مؤثر ذریعے اور داعیے کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کے اوراق سے ظاہر ہونے والے علمی انوار سے جہالت اور ضلالت کی تاریکیاں چھٹ رہی ہیں۔ یہ امت مسلمہ کے لیے بہت بڑی نعمت ہے، جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

بلاشبہ یہ سلف صالحین کا بعد میں آنے والی نسلوں پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے، آمین۔ عصر حاضر کے عظیم محقق، محدث، علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ''یہ ہے ہماری دعوت'' کے عنوان پر مدلل اور اثر انگیز خطاب کیا، جسے اِفادۂ عام کی غرض سے دعوت و ارشاد کمیٹی جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت نے کتابی شکل میں منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا۔ دعوت و ارشاد کمیٹی کے سابق محقق اور ہمارے معزز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی فضیلۃ الشیخ ابو معاذ خالد بن عبدالعال حفظہ اللہ نے شیخ البانی رحمہ اللہ کے خطاب میں بیان کی گئی جملہ احادیث کی تخریج وتعلیق کا فریضہ نہایت باریک بینی اور عمدگی سے سرانجام دیتے ہوئے اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کے لیے تیار کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی صلاحیتوں میں برکت، نفاست اور مزید نکھار پیدا کرے۔ آمین

علم کی نشر واشاعت اور طالب علموں کی افادیت کی غرض سے دعوت وارشاد کمیٹی کے ارباب ذی وقار نے اس ارادے کا اظہار کیا کہ استاذ البانی رحمہ اللہ کے مدلل، مؤثر اور مستند خطاب کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے۔ دعوت وارشاد کمیٹی کے پیش نظر اسے شائع کرنے کے عظیم مقاصد میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1. چونکہ اس دور میں بدعت اور اہلِ بدعت کا چلن عام ہو چکا ہے، معاشرے میں عاقبت نااندیش اہل بدعت ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور وہ کتاب وسنت کے جھنڈے کو سرنگوں کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، جبکہ علمائے اہل سنت ان عاقبت نا اندیش لوگوں کے بالمقابل کتاب وسنت کی تعلیمات کو سلف صالحین کی فہم و فراست کی روشنی میں عام کرنے کا فریضہ نہایت اِخلاص کے ساتھ بحسن وخوبی سرانجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔
2. ہمارے پیش نظر یہ ہے کہ سلف صالحین کی فکر اور فہم وفراست کو زندہ کیا جائے اور اسے اپنانے کے لیے معاشرے کے عام لوگوں کو دعوت دی جائے، تاکہ وہ اہل بدعت کی طرح گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی عوام الناس کو دین سے روشناس کرانے کے لیے یہی طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔
3. شیخ البانی رحمہ اللہ کے خطاب کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے لیے ہمارے پیش نظر یہ مقصد بھی ہے کہ ایک نامور امام، محدث، محقق اور ماہر عالم دین کے بیان کردہ فرمودات کو افادۂ عام کے لیے محفوظ کر دیا جائے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ کا علم دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے اور لوگوں کے دل اس جید عالمِ دین کی محبت سے سرشار ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنے مدلل، مستند اور اثر انگیز خطاب میں صاف، واضح اور دوٹوک انداز اختیار کیا، جبکہ انداز بیان بھی جرأت مندانہ اختیار کیا۔ ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا کہ جس نے اس اسلوب بیان اور اس میں پیش کیے گئے اثر انگیز پیغام کو معذرت خواہانہ قرار دیا ہو۔ ہر سننے والے نے صدق دل سے اس بات کو تسلیم کیا کہ واقعی یہ پیغام ہر لحاظ سے ولولہ انگیز، دل نشین، دل ربا اور دل گیر ہے۔ اس کو پڑھنے والا کوئی شخص بھی یقیناً اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہم درد بھرے انداز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں علم دین کی نشر و اشاعت اور اس کی تبلیغ میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس ہمیں علم دین کی طرف لوگوں کو دعوت دینے اور انہیں دین کی تعلیم سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بلاشبہ اللہ کریم ہمارے ارادوں سے بخوبی واقف ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

دعوت وارشاد کمیٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۳

علامہ محدث الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی

تابناک و ہردلعزیز شخصیت

از قلم: علی محمد ابوتراب

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ :

علامہ محمد ناصر البانی رحمہ اللہ عالم اسلام کے ایک نامور محدث عالم تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے اور ان کی سنت اور احادیث مبارکہ سے محبت رکھنے والی شخصیت تھے اور چودھویں صدی میں مجدد اور علم حدیث اور جرح وتعدیل کے امام تھے۔ وہ مسلمانوں کے محسن تھے، انھوں نے اپنی تمام زندگی توحید و سنت اور خاص طور پر خدمت حدیث رسول ﷺ کے لیے وقف کر دی تھی۔ اس دور میں ہر عالم اور طالب علم کی زبان پر احادیث کی تصحیح وتصنیف کے معاملہ و مسئلہ میں الشیخ البانی رحمہ اللہ کا نام ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کی سیکڑوں تحقیقی تصانیف امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔ الشیخ البانی اہل حدیث اور سلفی العقیدہ عالم دین تھے۔ اس کے علم حدیث کے لیے عظیم الشان خدمات پر عالم اسلام کو فخر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارکہ مطابق کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایک عالم مجدد دین پیدا کرے گا تو یقیناً گزشتہ صدی کے مجدد علامہ ناصر الدین البانی کی شخصیت کو شمار کیا جا سکتا ہے۔

علامہ شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد کا نام الشیخ نوح نجاتی اور دادا کا نام آدم تھا اور ان کی کنیت بڑے بیٹے کی مناسبت سے ابوعبدالرحمٰن تھی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ ارنؤوط قوم کے چشم و چراغ تھے، یہ قوم عثمانی دور حکومت میں شام سے ہجرت کر کے البانیہ میں جا کر رہائش پذیر ہو گئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائش و تعلیم:

شیخ البانی رحمہ اللہ کی پیدائش ۱۹۱۴ء میں البانیہ کے دارالحکومت اشقودر میں ہوئی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کا تعلق ایک دیندار علمی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد محترم شیخ نوح نجاتی اپنے دور کے ایک جید عالم دین تھے۔ انہوں نے دینی تعلیم ترکی کے دارالحکومت استنبول میں حاصل کی تھی۔ حصول علم کے بعد یہ اپنے وطن البانیہ چلے گئے۔ وہاں علمی میدان میں انہیں مرجع خلائق ہونے کا شرف حاصل ہوا اور لوگ ان سے علم حاصل کرنے کے لیے دور دراز سے جوق در جوق آنے لگے۔ جب البانیہ میں شاہ زوغ مسند اقتدار پر براجمان ہوا تو اس نے اپنے زیر اقتدار ملک البانیہ میں یورپی طرز معاشرت کو فروغ دینے کا حکم دیا۔ پورے ملک میں عورتوں کے لیے پردے کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ترکی کے حکمران کمال اتاترک کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اذان البانوی زبان میں دینے کا حکم نافذ کر دیا۔ جب شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد شیخ نوح نجاتی نے یہ خطرناک صورتِ حال دیکھی تو اپنے اہل خانہ کو لے کر بحری راستے سے بیروت پہنچے۔ پھر وہاں سے سرزمین شام کے دارالحکومت دمشق کا رخ کیا اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جب اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کا سفر اختیار کیا تو اس وقت ان کی عمر ۹ برس تھی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے دمشق کے جید علماء سے علم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت دمشق میں "مدرسہ ظاہریہ" کو بڑی شہرت حاصل تھی۔ اس مدرسے کی لائبریری بہت بڑی تھی۔ اس مدرسے کی بنیاد ۷ ہجری میں سلطان رکن الدین الظاہر نے رکھی تھی۔ اس مدرسے کی خصوصیت یہ ہے کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ، امام نووی رحمہ اللہ، حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ، حافظ المزی رحمہ اللہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ جیسے جید علماء اس میں مقیم رہے اور انہوں نے اپنی کتابیں اُس مدرسے کی لائبریری کے لیے وقف کر دی تھیں۔ اسی بنا پر اس لائبریری کو اپنے دور کی ایک بہت بڑی لائبریری ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے قیام دمشق کے دوران اس لائبریری سے بھرپور استفادہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعۂ معاش:

شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد جناب شیخ نوح نجاتی بڑے ماہر گھڑی ساز تھے، یہی فن حصولِ رزق کے لیے انہوں نے اپنے بیٹے علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کو سکھلا دیا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ حصولِ رزق کے لیے گھڑی سازی کا کام کرتے اور شب و روز کا زیادہ تر وقت مطالعہ حدیث میں صرف کرتے۔

گھڑی سازی کے حوالے سے شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے ابتدائی عمر میں میری راہنمائی کی اور میں نے گھڑیاں مرمت کرنے کا کام سیکھ لیا۔ میں اسے اللہ کا فضل اس لیے کہتا ہوں کہ اس ہنر نے مجھے فکر معاش سے آزاد کر دیا۔ میرا معمول یہ تھا کہ میں سوائے منگل اور جمعے کے روزانہ تین گھنٹے گھڑیاں مرمت کرنے میں صرف کرتا، جس سے میرے اہل خانہ کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہتیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے مدینہ یونیورسٹی میں شعبہ حدیث کے بانی استاذ کی حیثیت سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین سال مدینہ یونیورسٹی میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ جب مدینہ یونیورسٹی سے واپس دمشق پہنچے تو انہوں نے اپنی گھڑیوں کی دکان کی نگرانی اپنے بھائی منیر کے سپرد کر دی اور اس کی وفات کے بعد وہ دکان اپنے بیٹے عبداللطیف کو سونپ دی۔

شوقِ مطالعہ:

شیخ البانی رحمہ اللہ کو مطالعے کا والہانہ شوق تھا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد شیخ نوح نجاتی حنفی مسلک پر کاربند تھے اور ان کی دلی خواہش بھی یہی تھی کہ ہونہار بیٹا بھی انھی کے نقش قدم پر چلے، لیکن سید محمد رشید رضا مصری کے رسالہ 'المنار' کے مطالعہ نے ان کا رُخ سلفیت کی طرف پھیر دیا۔ وہ خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بفضل اللہ جو اس وقت میں سلفیت کی طرف مائل ہوں اور ضعیف روایات کی چھان پھٹک کر رہا ہوں، اس کا سارا کریڈٹ سید محمد رشید رضا کو دیتا ہوں کیونکہ انہی کے جریدے 'المنار' کا ہی فیضان ہے کہ میں شب و روز خدمت حدیث میں مصروف عمل ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ البانی رحمہ اللہ بڑے ذہن و فطین تھے اور ان کا حافظہ آخری عمر تک تروتازہ رہا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ سادہ اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے۔ سر پر سفید ٹوپی اور سفید رومال رکھتے۔ مطالعہ کے دوران عینک استعمال کرتے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ حسن اخلاق کے پیکر، نرم دل اور سخی تھے۔ قرآن کریم پڑھتے وقت اکثر و بیشتر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ جب کسی عالم کے وفات پانے کی خبر ملتی تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگتے۔

راقم کو الشیخ الالبانی رحمہ اللہ سے ۱۴۱۰ھ ۱۱ ذیقعدہ اردن (عمان) کے چار روزہ دورے پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور تین دن مسلسل الشیخ البانی رحمہ اللہ کے دروس میں شامل ہونے ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور میں نے الشیخ البانی کو پاکستان میں اہل حدیث علماء اور جمعیت اہل حدیث کے حوالہ سے کئی مجالس میں ان کی کارکردگی اور احیائے دین قرآن وسنت کے لیے کی جانے والی کوششوں سے آگاہ کیا۔ ان کو پاکستان میں اہل حدیث کی خدمات جان کر نہایت خوشی ہو رہی تھی اور خاص طور پر علامہ احسان الٰہی ظہیر اور علامہ شاہ بدیع الدین راشدی رحمہما اللہ کے تذکرہ اور خدمات پر وہ مجھے بار بار اہل حدیث علماء اور اداروں کے باہم اتفاق و اتحاد کی طرف توجہ مبذول کرواتے رہے۔ وہ نصیحت کر رہے تھے کہ جس ہندوستان میں سامیہ دور میں سلفی علماء نے علم حدیث اور توحید وسنت کی خدمت سر انجام دی ہے۔ سابقہ روایات کو زندہ رکھتے ہوئے موجودہ دور میں بھی علماء کو اسی طرح توحید وسنت کی آبیاری کے لیے مل جل کر اتفاق و اتحاد سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

میں نے شیخ صاحب کے ساتھ گزارے چند دنوں میں بہت کچھ حاصل کیا۔ اور وہ جہاں میری زندگی کے یادگار اہم دنوں میں شمار ہوتے ہیں اور اردن کے دارالسلطنت عمان سے شیخ صاحب کی ملاقات کے بعد مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ اس لحاظ سے مجھے خادم سنت رسول مجدد اسلام علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا شاگرد بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سخاوت و انفاق:

شیخ البانی رحمہ اللہ کا خادم بیان کرتا ہے کہ کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا کہ شیخ رحمہ اللہ سے کسی مسجد کی تعمیر کے لیے یا کسی فقیر محتاج کے لیے یا کسی بیوہ عورت سے تعاون کی درخواست کی گئی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔

شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک مریض حاضر ہوا۔ وہ انتہائی مفلس اور لاچار تھا اور انسے مرض کے علاج کے لیے ٹیکوں کی ضرورت تھی۔ شیخ رحمہ اللہ نے اپنے خادم کو تحقیق کی ذمے داری سونپی جب اس نے بتایا کہ واقعی یہ درست کہتا ہے اور تعاون کا مستحق ہے تو شیخ رحمہ اللہ نے مطلوبہ ٹیکے خریدنے کے لیے رقم مہیا کر دی۔ اس نے اپنا علاج کرایا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی۔ شیخ رحمہ اللہ کا خادم بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی شادی کا ارادہ کیا، شادی کے اخراجات کے لیے میں نے بہت احباب سے رابطہ کیا لیکن کہیں سے بھی مجھے قرض نہ مل سکا۔ میرے ذہن میں ایک مالدار شخص کا خیال آیا۔ وہ شیخ البانی رحمہ اللہ کا عقیدت مند تھا۔ میں نے شیخ رحمہ اللہ کی اہلیہ سے عرض کی کہ اگر شیخ صاحب اس مالدار کو کہہ دیں تو وہ مجھے قرض دے دے گا۔ شیخ رحمہ اللہ کو جب اپنی اہلیہ کی وساطت سے میری ضرورت کا پتہ چلا تو انہوں نے مجھے ایک ہزار دینار بطور تعاون ناقابل واپسی اور اس کے علاوہ مطلوبہ رقم فراہم کر دی۔ شیخ رحمہ اللہ کی فیاضی کا یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور شیخ کو دل کی گہرائی سے دعائیں دینے لگا۔

ایک دفعہ شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک عورت آئی جس نے بینک سے سود پر قرض لے رکھا تھا۔ قرض کی رقم سات ہزار دینار تھی اور اس پر ماہوار اسے سود ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس نے تعاون کی درخواست کی تو شیخ نے بینک کا قرض اتارنے کے لیے مطلوبہ رقم فراہم کر دی اور وہ عورت اپنے بچوں کے ہمراہ شیخ کو دعائیں دیتی ہوئی روانہ ہوئی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح، ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندہی کر کے امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور علمائے امت کے لیے آسانی پیدا کر دی ہے کہ وہ صحیح، ضعیف اور موضوع روایات سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کی دو کتابیں "سلسلة الاحاديث الصحيحه" اور "سلسلة الاحاديث الضعيفه والموضوعة" کے نام سے منظر عام پر آ چکی ہیں۔

عبادات میں مشغولیت:

شیخ البانی رحمہ اللہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت بڑی دل لگی اور دل سوزی سے کیا کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔نوافل اور سنتوں کا بڑا اہتمام کرتے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اپنے شاگردوں کو ناصحانہ انداز میں یہ تلقین کیا کرتے تھے کہ آپ سید سابق کی الفقه الميسر اور فقہ السنہ، امام صنعانی کی سبل السلام، شیخ ابو طیب صدیق حسن خان کی الروضۃ الندیۃ، تفسیر ابن کثیر، امام ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم الجوزیۃ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کیا کریں۔

دین کا علم حاصل کرنے والے طلبہ کو خاص یہ نصیحت کرتے کہ وہ تقویٰ کو اپنا شعار بنائیں اور وَاتَّقُوا اللّٰهَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

اولاد:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین شادیاں کیں اور تینوں بیویوں سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صالح اولاد عطا کی، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

پہلی بیوی سے...... عبدالرحمٰن، عبداللطیف اور عبدالرزاق۔

دوسری بیوی سے...... عبدالمصور، عبدالاعلیٰ، محمد عبدالمہیمن، انیسہ، آسیہ، سلامۃ، حسانہ اور سکینہ اور تیسری بیوی سے عبداللہ۔

آپ کی بیٹی شیخہ انیسہ کو علمی میدان میں بہت اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہوا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی وصیت:

شیخ البانی رحمہ اللہ اپنی وصیت میں لکھتے ہیں:

میں اپنے اہل وعیال، اقربا، اصدقا، اور ہر محبّ صادق کو وصیت کرتا ہوں کہ جب وہ میری وفات کی خبر سنے تو میری بخشش اور رحمت کی دعا کرے اور میرے لیے نوحہ اور بین نہ کرے۔

میری فوری تدفین کی جائے، میرے اقارب اور بھائیوں کو اطلاع نہ دی جائے۔ ہاں اتنے افراد کو ضرور مطلع کیا جائے کہ جن کے ذریعے سے تجہیز و تدفین کا ضروری بندوبست ہو سکے۔ میرے مخلص دوست اور پڑوسی محترم عزت خضر ابوعبداللہ مجھے غسل دیں، وہ غسل میں بطور معاون جسے پسند کریں ساتھ ملا لیں۔ میری تدفین قریبی قبرستان میں کی جائے تا کہ جنازہ اٹھانے والوں کو میت گاڑی میں رکھنے کی ضرورت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نہ آئے۔ اسی طرح جنازے میں شامل ہونے والوں کو بھی گاڑیوں میں سوار ہونے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ قبر ایسے پرانے قبرستان میں کھودی جائے، جس کے بارے میں غالب گمان یہی ہو کہ اسے کبھی اکھاڑا نہیں جائے گا۔

میں جس علاقے میں وفات پاؤں وہاں رہنے والے احباب میری اس اولاد کو اطلاع نہ دیں جو اس علاقے سے باہر رہتی ہو۔ ہاں میرا جنازہ قبرستان لے جانے کے بعد خبر دی جاسکتی ہے تاکہ میرے جنازے میں تاخیر نہ ہو۔ میں رب کریم سے التجا کرتا ہوں کہ جب اس سے میری ملاقات ہو تو ایسی حالت میں ہو کہ اس نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیے ہوں۔

میں اپنی پوری لائبریری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نام وقف کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میری تمام کتابیں چاہے وہ مطبوعہ ہوں یا غیر مطبوعہ یا فوٹو سٹیٹ اور مخطوطات کی شکل میں ہوں، میرے خط میں لکھی ہوں یا کسی اور کے خط میں، سب کی سب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے حوالے کر دی جائیں۔ کیونکہ یہ عظیم دانشگاہ کتاب وسنت کی دعوت اور سلف صالحین کے منہج کا خزینہ ہے۔ میں اس درسگاہ میں مدرس رہ چکا ہوں، میری بہت سی یادیں اس سے وابستہ ہیں۔ یہ وصیت کرتے ہوئے مجھے امید ہے کہ اللہ رب العزت ان کتابوں کے ذریعے سے جامعہ میں آنے والوں کو مستفید فرمائے گا، جیسا کہ رب کریم نے وہاں زمانہ تدریس میں صاحب کتب کے ذریعے سے طلبہ کو فائدہ پہنچایا۔ اللہ رب العزت میرا اخلاص قبول فرمائے اور طلبہ کی دعاؤں کی بدولت مجھے نفع پہنچائے۔ آمین

تحریر:

محتاج رحمت رب العالمین

محمد ناصر الدین الألباني

وفات:

علامہ البانی رحمہ اللہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۴۲۰ ہجری بمطابق اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ عصر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد غروبِ آفتاب سے پہلے اردن کے دارالحکومت عمان میں ۸۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نمازِ عشاء کے بعد استاذ شیخ محمد ابراہیم شقرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محلہ ہملان کے قدیمی قبرستان میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

خاکسار

علی محمد ابوتراب

مدیر جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق

کوئٹہ، بلوچستان

جولائی ۲۰۰۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ البانی رحمہ اللہ کا اثر انگیز فکری

خطاب

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَمّا بعد!

فَاِنَّ خَيْرَالْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَخَيْرُالْهُدٰي هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَةٌ وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

”بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور ہم اس سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

بلاشبہ بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین راہنمائی سیدنا محمد ﷺ کی راہنمائی ہے اور بدترین امور دین میں نئی ایجادات ہیں اور دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم رسید ہوگی۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادرم استاذ ابراہیم نے اپنی گفتگو میں میرے متعلق جو تعریفی کلمات کہے ہیں اور میرے بارے میں جس حسن ظن کا اظہار کیا ہے، اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ میں وہ کچھ نہیں جس کا تذکرہ میرے بارے میں کیا گیا ہے۔ ❶

میں اس موقع پر خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرتے ہوئے وہی کچھ کہنا مناسب سمجھتا ہوں جو انہوں نے اس وقت کہا جب ایک شخص نے ان کے روبرو تعریفی کلمات کہے۔ تعریف کرنے والے نے اگرچہ غلو سے کام لیا لیکن خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلاشبہ بڑے بلند مقام پر فائز تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول اور ہر لحاظ سے تعریف کے قابل تھے، لیکن انہوں نے جب ایک شخص کو اپنی تعریف کرتے ہوئے سنا تو یہ ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، وَاجْعَلْنِیْ خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّوْنَ، وَاغْفِرْلِیْ بِمَالَا يَعْلَمُوْنَ.)) ❷

"الٰہی! جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس کی وجہ سے میرا مواخذہ نہ کرنا، جو گمان یہ کرتے ہیں مجھے اس سے بہتر بنادے اور جو نہیں جانتے وہ میری خطائیں مجھے معاف کردے۔"

میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ فاضل بھائی ابراہیم نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا ہے میں ویسا نہیں ہوں۔ میں تو صرف ایک طالب علم ہوں۔ ہر طالب علم کا یہ فرض ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل پیرا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَاحَرَجَ وَمَنْ

---

❶ استاذ ابراہیم حفظہ اللہ نے علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے خطاب سے پہلے مختصر انداز میں ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ کو ان کی علمی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا تھا۔

❷ الادب المفرد للبخاری، ص:۷۶۱۔ شعب الایمان لبیهقی: ۴۵۳۳، ۴۵۳۴۔ فتح الباری لابن حجر عسقلانی:۱۰/ ۴۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❶

''میری جانب سے تبلیغ کرو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، بنی اسرائیل کے حوالے سے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں (بشرطیکہ وہ درست ہو)، جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی تائید میں کتاب الٰہی قرآن مجید میں بھی بہت سے دلائل وارد ہوئے ہیں۔

ہم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو لوگوں تک پہنچانے میں اپنی بساط کے مطابق بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ جس کا عام لوگوں کو علم نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بہت بلند مقام پر بھی فائز ہو گئے ہیں جیسا کہ بیشتر بھائی ہمارے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہیں۔ بات یہ نہیں کہ ہم کسی درجہ کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں جب کبھی کسی کی زبان سے اپنے بارے میں تعریفی کلمات سنتا ہوں تو دل کی گہرائی سے محسوس کرتا ہوں کہ میں ایسا ہرگز نہیں ہوں۔ مجھے یہ مثال یاد آ جاتی ہے جو ادیبوں کے ہاں بڑی مشہور و معروف ہے:

((إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا يَسْتَنْسِرُ .)) ❷

''ہماری سرزمین کا بغاث نامی چھوٹا سا پرندہ اپنے آپ کو گِدھ کی مانند سمجھتا ہے۔''

ممکن ہے میری پیش کردہ مثال سے بعض احباب کچھ سمجھ نہ پائے ہوں اور وہ یہ نہ جان سکے ہوں کہ مثال پیش کرنے سے میرا مقصد کیا ہے؟ دراصل بغاث ایک چھوٹا سا پرندہ ہے، جس کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی اور نہ اس کی کوئی قدر و قیمت سمجھی جاتی ہے۔ یہ چھوٹا سا پرندہ ان لوگوں کے نزدیک گدھ جیسا طاقت ور ہوتا ہے جو حقیقت میں گدھ کی طاقت اور اس کے بھاری بھرکم ہونے کے بارے میں ناواقف ہوتے ہیں۔ یہ مثال اکثر و بیشتر ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو دعوت کا کام کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ انہیں اپنے کام پر بڑا فخر

---

❶ بخاری: ۳۴۶۱ عن عبداللہ بن عمروؓ۔

❷ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ "استنسر الطائر" کہ پرندہ طاقت میں گدھ بن گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور اپنے آپ کو طاقت ور سمجھنے لگا۔ بغاث: یہ ایک کمزور و نحیف پرندہ ہے۔ النهاية: ۱ / ۱۰۴۔ لسان العرب: ۲ / ۱۱۹ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، لیکن اللہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت تمام تر عالم اسلام میں خلا نظر آ رہا ہے۔ عالم اسلام میں بہت کم ایسے افراد پائے جاتے ہیں، جن کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ صحیح معنوں میں عالم فاضل ہیں اور وہ علم کے مطابق عامل بھی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَایَنْتَزِعُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا مِنْ صُدُوْرِ الْعُلَمَآءِ وَلٰـکِنَّهٗ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا.)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم کو علماء کے سینوں سے چھین کر نہیں نکالے گا، بلکہ وہ علم کو علماء کے خاتمے سے ختم کرے گا، یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا، لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

جب اللہ تعالیٰ علم کو ختم کرنا چاہیں گے تو اسے علماء کے سینوں سے چھین کر نہیں نکالیں گے۔ ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی عالم دیکھتے ہی دیکھتے جاہل مطلق بن جائے اور اس کے بارے میں یوں محسوس ہونے لگے کہ اس کا علم کے ساتھ کبھی کوئی واسطہ ہی نہیں رہا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ طرزِ عمل اپنے بندوں کے ساتھ کبھی نہیں رہا، خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ان نیک بندوں کے سینوں سے علم کو سلب نہیں کیا جنہوں نے دین کے علم کو محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے حاصل کیا ہو۔

عزیزانِ ذی وقار!...... آج کا یہ اجتماع علم حاصل کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اللہ رب العزت عدل وانصاف کرنے والا حاکم ہے۔ وہ علماء کے سینوں سے قطعاً علم کو چھین کر نہیں نکالتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں یہ طریق کار جاری وساری ہے کہ وہ علماء کے خاتمے سے علم کو ختم کرتا ہے، جیسا کہ سید العلماء والانبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تریسٹھ سالہ

❶ صحیح بخاری: ۱۰۰۔ مسلم: ۲۶۷۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرپور زندگی بسر کرنے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے:

((حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا .))

"یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں چھوڑے گا، تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ روئے زمین پر کسی عالم کو باقی نہیں چھوڑے گا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی حجت اس کے بندوں پر قائم ہوگی بلکہ اس کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ:

اَنَّهٗ كُلَّمَا تَاَخَّرَ الزَّمَنُ قَلَّ الْعِلْمُ
وَ كُلَّمَا تَاَخَّرَ ازْدَادَ قِلَّةً وَنُقْصَانًا ❶

"صورت حال یہ ہوگی کہ جس قدر زمانہ مؤخر ہوتا جائے گا اتنا ہی علم کم ہوتا جائے گا۔ جس قدر وقت میں تاخیر ہوتی جائے گی اسی قدر علم میں کمی اور نقصان وقوع پذیر ہوتا جائے گا۔"

نوبت بایں جا رسید کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں رہے گا جو اللہ اللہ کہتا ہو۔

آپ تمام احباب نے یہ صحیح حدیث کئی مرتبہ سنی ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مَنْ یَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ .)) ❷

---

❶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَقِلَّ الْعِلْمُ .)) قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ علم کم ہوتا جائے گا۔" بخاری: ۸۱۔ صحیح مسلم: ۲۶۷۱۔ یہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک روایت اس طرح ہے: ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعِلْمُ .)) "قرب قیامت میں اوقات قریب ہو جائیں گے اور علم کم ہو جائے گا۔" صحیح بخاری: ۶۰۳۷۔ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

❷ مسلم: ۱۴۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ .))

"قیامت قائم نہیں ہوگی تاوقتیکہ زمین پر اللہ اللہ نہیں کیا جائے گا۔"

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ بھی حدیث مروی ہے: ((لا تقوم الساعة علی أحد يقول الله الله .)) "قیامت اس شخص پر قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قیامت قائم نہیں ہوگی اس حال میں کہ روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہتا ہو۔"

قبل ازیں جو حدیث بیان ہوئی اور اس میں جن لوگوں کو سردار بنانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ان لوگوں کی مثالیں بڑی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ بیان کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((یَقْبِضُ اللّٰهُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَالَمْ یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا .))

"اللہ علم کو علماء کے خاتمے کے ساتھ ختم کرے گا، یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔"

یہ جاہل سردار قرآن وسنت کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو سابقہ سلف صالحین علماء کی بیان کردہ تفسیر سے مختلف معلوم ہوتی ہے۔

جہلاء مندرجہ ذیل حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مفرد لفظ اللہ کا ورد کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مَنْ یَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ .)) ❶

"قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ روئے زمین پر ایک شخص بھی اللہ اللہ کہتا ہوگا۔"

لیکن کوئی شخص اس استدلال سے دھوکہ نہ کھائے اور جہالت کا شکار نہ ہو۔ میں اس مجلس میں موجود اپنے تمام بھائیوں کو واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ تفسیر باطل ہے، جھوٹ کا پلندہ، سراسر فریب اور دھوکا ہے۔

1. اس تفسیر کے باطل ہونے کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ہے، جس میں مفرد لفظ اللہ کا ورد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

---

❶ علامہ نواب محمد صدیق حسن خان نے اپنی کتاب "الدین الخالص" جلد: ۳، ص ۵۷۷، ۵۷۸، میں ایک اہم بحث تحریر کی ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ مفرد لفظ اللہ کا ورد کرنا غیر شرعی عمل ہے۔ کتاب وسنت اور اقوال صحابہ سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے اور نہ خیر القرون کے باشندوں کا اس پر عمل ثابت ہے۔ مزید دیکھئے: معجم المناهی اللفظیه، ص: ۱۲۰، ۱۲۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر بیان کی گئی حدیث کا مطلب یہ ہوتا تو سلف صالحین ضرور اس پر عمل پیرا ہوتے۔ چونکہ سلف صالحین میں سے کسی ایک نے بھی مفرد لفظ اللہ کا ورد نہیں کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ایسا کرنا باطل ہے۔ مزید برآں سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''مسند'' میں صحیح سند کے ساتھ حدیث نقل کی ہے، جس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ تفسیر باطل ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں مذکور حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَنْ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) ❶

''قیامت قائم نہیں ہوگی تاوقتیکہ روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی لا إلہ إلا اللہ کا ورد کرتا ہوگا۔''

دراصل پہلے بیان کی گئی حدیث میں مذکور اللہ سے مراد لا إلہ الا اللہ ہی ہے۔ بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج روئے زمین ایسے علماء سے خالی ہوگئی ہے کہ جنہوں نے اس وسیع وعریض دنیا کو علم سے بھر دیا تھا اور انہوں نے امت کی صفوں میں علم کو پھیلا دیا تھا۔ آج تو صورتِ حال اس شعر کی مصداق دکھائی دیتی ہے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

وَقَدْ كَانُوْا إِذَا عُدُّوْا قَلِيْلًا
فَصَارُوْا الْيَوْمَ اَقَلَّ مِنَ الْقَلِيْلِ

''جب انہیں شمار کیا جاتا تھا تو وہ تعداد میں تھوڑے ہوتے تھے لیکن آج تو وہ تعداد میں بہت ہی کم ہو چکے ہیں۔''

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان طالب علموں میں شامل کر دے جو علمائے حق کے منہج پر چلتے ہیں اور صدقِ دل سے ان کے راستے پر گامزن ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان طالب علموں میں سے کر دے جو اس راستے پر چلنے والے ہیں جس کی رسول اللہ ﷺ نے اپنے درج ذیل فرمان میں نشان دہی کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا اِلَى

❶ مسند امام احمد: ۳/ ۲۶۸۔ صحیح ابن حبان: ۶۸۴۸۔ الموارد: ۱۹۱۱۔ مستدرك حاكم: ۸۵۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ .)) ❶

''جو ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم تلاش کرتا ہے، تو اللہ نے اسے جنت کے راستے پر چلا دیا۔''

یہاں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں علم کی اہمیت کے بارے میں آپ کی خدمت میں وہ چند آیات پیش کروں کہ جن میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(الزمر: ۳۹/ ۹)

''کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟''

مزید فرمایا:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

(المجادلة: ۵۸/ ۱۱)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ اُن کے درجے بلند کرے گا۔''

قابل غور بات یہ ہے کہ وہ کون سا علم ہے کہ جس علم سے آراستہ لوگوں کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تعریف کی ہے اور ان کی راہ پر چلنے والے لوگوں کے طرزِ عمل کو سراہا ہے؟ اس کا صحیح جواب وہی ہے جو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاگرد رشید حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ انہوں نے اپنے درج ذیل اشعار میں فرمایا:

اَلْعِلْمُ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُوْلِهِ
قَالَ الصَّحَابَةُ لَيْسَ بِالتَّمْوِيهِ

''حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو اس کے رسول نے فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا۔''

❶ صحیح مسلم: ۲۶۹۹۔ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَلَّا وَلَا جَحْدُ الصِّفَاتِ وَنَفْيُهَا
حَذَرًا مِنَ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ

''خبر دار! صفات الٰہیہ کا انکار نہ کریں اور نہ ان کی نفی کریں۔ اللہ کی تمثیل اور تشبیہ بیان کرنے سے بھی پرہیز کریں۔'' ❶

مندرجہ بالا اشعار میں علم کی جس خوش اسلوبی کے ساتھ تعریف کی گئی ہے، ہم نے شعراء کے کلام میں اس نوعیت کا اسلوب شاذ ونادر ہی دیکھا ہے۔ درحقیقت علماء کے کہے ہوئے اشعار دیگر شعراء سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین تھے اور وہ نہایت عمدہ انداز میں شاعرانہ کلام کہنے پر بھی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بڑی وضاحت کے ساتھ مندرجہ ذیل حقائق کو آشکارا کیا:

1. علم وہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
2. علم وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
3. علم وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ ❷

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ کی یہ بات ہمیں ایک اہم حقیقت کی یاد دہانی کراتی ہے، جس سے بیشتر وہ مبلغین غافل ہیں، جو اس وقت عالم اسلام میں ہر طرف لوگوں کو اسلام کی دعوت

---

❶ اعلام الموقعين لابن قيم: ۲/ ۱۴۹۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ کے اور اشعار بھی ہیں جو "الكافية الشافيه فى الانتصار للفرقة الناجيه" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔۲/۱۶۱۔

❷ یہ نکتہ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "بيان العلم و فضله" میں بیان کیا ہے۔۲/۹۹۰
وہ مزید یہ لکھتے ہیں:

فَإِذَا اقْتَدَيْتَ فَبِا الْكِتَابِ وَسُنَّةِ
الْمَبْعُوثِ بِالدِّيْنِ الْحَنِيفِ الطَّاهِرِ
ثُمَّ الصَّحَابَةِ عِنْدَ عِلْمِكَ سُنَّةً
فَأُولَٰئِكَ أَهْلُ النُّهَى وَأَهْلُ بَصَائِرِ

''قرآن مجید کی اقتدا کرو اور اس رسول کی سنت پر عمل کرو جو پاکیزہ دین حنیف کے ساتھ مبعوث ہوئے۔
پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو اختیار کرنا۔ وہ عقل مند اور اہل بصیرت تھے۔''
سیاق وسباق کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے اپنی طرف سے اس کا اضافہ کیا ہے۔ (ابو معاذ خالد بن عبدالعال)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کے لیے مصروف عمل ہیں۔ حقیقت تک رسائی تمام مبلغین کے لیے از حد ضروری ہے۔

وہ حقیقت کیا ہے؟

تمام مبلغین کے نزدیک یہی بات مشہور و معروف ہے کہ اسلام صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا نام ہے۔ یہ کہنا درست ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اپنے اشعار میں تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فرامین کے بعد جلیل القدر صحابہ کرام کے ارشادات کو صحیح علم قرار دیا ہے جیسا کہ درج ذیل شعر سے ثابت ہے:

اَلْعِلْمُ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُوْلِهٖ
قَالَ الصَّحَابَةُ لَيْسَ خَلَفٌ فِيْهِ

''علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس کے رسول مقبول علیہ السلام نے فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

لیکن آج کل ہم شاذ و نادر ہی کسی شخص سے سنتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ السلام کے فرامین کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم و تشریح کا بھی تذکرہ کرتا ہو۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی حقیقتاً سلف صالحین ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث متواتر سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ))

''میرے زمانے کے لوگ بہترین ہیں۔''

برادران ذی وقار!...... کہیں آپ بھی ایسے نہ کہنا جیسا کہ بیشتر مبلغین کہتے سنائی دیتے ہیں۔ وہ اس متواتر حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

((خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ))

''میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے۔''

یاد رہے کہ ''خیر القرون'' کے الفاظ بخاری، مسلم اور دیگر احادیث کی کتابوں سے ثابت نہیں۔ صحیح حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ))

''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں یعنی تابعین ،اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں یعنی تبع تابعین۔''

وہ تین زمانے جن کے بہتر ہونے کی گواہی دی گئی، ان میں پہلا زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کتاب وسنت کے ساتھ ملا کر بیان کیا۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی رائے، اجتہاد یا استنباط کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کتاب وسنت کے ساتھ ملایا؟ اگر ایسا ہوتا تو اس میں غلطی کا امکان تھا، کیونکہ مثل مشہور ہے:

"لِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ بَلْ كَبْوَاتٌ"

''ہر عمدہ گھوڑا لڑکھڑا جاتا ہے۔''

اس کے جواب میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب و سنت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر اپنے اجتہاد یا استنباط کی بنا پر نہیں کیا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس میں غلطی کا امکان تھا، بلکہ انہوں نے یہ موقف کتاب اللہ، قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر اعتماد کرتے ہوئے اختیار کیا۔

کتاب اللہ:

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ١١٥

(النساء : ۴/ ۱۱۵)

''جو رسول کی مخالفت کرے گا ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اور مومنوں کے راستے کے سوا اور رستے پر چلے گا تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

اللہ رب العزت نے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اکتفا نہیں کیا، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اتنا ہی اشارہ فرما دیتے تو فرمان برحق ہوتا، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا اور اسی بات کی وضاحت اور تشریح وتفسیر ہمارے پیش نظر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فرمان میں وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ کا تذکرہ کیا اور یوں ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ؑ

''اور جو رسول کی مخالفت کرے گا ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اور وہ مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے۔''

عزیزانِ من!......میری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ آیت کریمہ آپ کے دل و دماغ میں اچھی طرح سما جائے اور یہ کسی صورت آپ کے ذہنوں سے محو نہ ہو، اس لیے کہ یہ آیت کریمہ اسی طرح برحق ہے جس طرح آپ کا بولنا اور کلام کرنا حقیقت پر مبنی ہے۔ اگر آپ تمام احباب اور دعوت و ارشاد کے میدان میں معروف عمل تمام علمائے کرام اس آیت کریمہ کو اپنے پیش نظر رکھیں تو صراط مستقیم سے دائیں بائیں کھسکنے اور نکلنے سے محفوظ اور ہر قسم کے انحراف سے نجات پا جائیں گے اور نجات نہ پانے والے فرقوں میں سے کسی فرقے کے کسی ایک مسئلے میں بھی ملوث نہیں ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کی ایک مشہور و معروف حدیث ہے جسے اب میں آپ کی خدمت میں بطور دلیل پیش کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً)) قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((هِيَ الْجَمَاعَةُ)) •

''میری امت عنقریب تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے علاوہ سب فرقے جہنم رسید ہوں گے۔'' صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ وہ کون سا خوش نصیب فرقہ جنتی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خوش نصیب فرقہ وہ ہوگا جس پر الجماعة''

• اخرجه احمد (۴/ ۱۰۲) والدارمی (۸/ ۲۵) ابو داؤد (۴۵۹۷) وغیرهم من حدیث معاویه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اطلاق ہوتا ہے۔"

یادر ہے کہ مذکورہ آیت میں "سبیل المومنین" میں المومنین کو الجماعة قرار دیا گیا ہے۔ اہل ایمان کی جماعت کے افراد ہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

دراصل مذکورہ بالا حدیث اس آیت وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی خوشہ چینی ہے۔

یادر ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی دوسری راہ پر چلتا ہے، اسے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس کا مفہوم مخالف یہ ہوگا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے حکم پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے اور مومنوں کی راہ پر گامزن ہوتا ہے، اس کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، بلا شبہ وہ جنتی ہوگا۔

جب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ "الجماعة" کے افراد ہوں گے۔" دراصل الجماعة کا اطلاق اہل ایمان پر ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے جو پہلی حدیث کی مزید وضاحت کرتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هِيَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ)) ❶

"(نجات پانے والی جماعت وہ ہوگی) جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو اختیار کرنے والی ہوگی۔"

یادر ہے کہ قرآن مجید میں "سبیل المومنین" سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا راستہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی وہ خوش نصیب مومن ہیں جنھوں نے براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے فیض حاصل کیا۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے قرآن و حدیث کے فرامین کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کو اختیار کرنے کا جو تذکرہ کیا ہے وہ اپنی طرف سے اجتہاد کی بنیاد پر نہیں کیا۔

❶ ترمذی: ۲۶۴۱۔ الحاکم: ۱/ ۱۲۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل انہوں نے پہلے بیان کی گئی قرآنی آیت اور حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اقوال صحابہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح میں اہل مجلس کی خدمت میں سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بطور دلیل پیش کرتا ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي)) ❶

''تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔''

یہ حدیث بھی اُس حدیث کی مانند ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے اور اس آیت کریمہ کی بھی تائید ہے، جو پہلے بیان ہو چکی ہے۔ آپ غور فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے صرف اس بات پر اکتفا نہیں کیا کہ تم میری سنت کو لازم پکڑو، بلکہ ارشاد فرمایا کہ تم خلفائے راشدین کی سنت کو بھی لازم پکڑو۔ یہاں میں یہ بات کہہ دینی ضروری سمجھتا ہوں اور خاص طور پر اس دور میں جبکہ آراء، افکار، خیالات اور مذاہب کی بھرمار ہے اور امت میں گروہوں، فرقوں اور جماعتوں کی کثرت ہو چکی ہے۔ آج مسلمان نوجوان حیران و پریشان ہیں، انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ وہ کس جماعت کے ساتھ اپنا تعلق قائم کریں۔ ان کے لیے مذکورہ آیت کریمہ اور پہلے بیان کی گئی دو حدیثوں میں تسلی بخش جواب موجود ہے کہ تم ''سبیل المومنین'' کو اختیار کرو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ دور کے اہل ایمان کے راستے کو اختیار کیا جائے؟ نہیں! بلکہ اس سے مراد وہ مؤمن ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست فیض حاصل کیا اور وہ خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، یہی سلف صالحین تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کے لیے صحابہ کرام ہی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں ان کے علاوہ روئے زمین پر اور کوئی جماعت نہیں، لہٰذا دعوت کے لیے قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کا فہم، شرح اور تفسیر بھی ضروری ہے۔

❶ مسند امام احمد: ۱/ ۱۲۶، ۱۲۷۔ ابوداؤد: ۴۶۰۷۔ ترمذی: ۲۶۷۶۔ ابن ماجہ: ۴۲، ۴۳، ۴۴۔ یہ حدیث صحیح ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب ''الارواء'' میں صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ سلف صالحین کا اطلاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہی ہوتا ہے۔ جس شخص کا خیال یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت کی پیروی کرتا ہے اور سلف صالحین کے فہم پر عمل کرنا اس پر لازم نہیں گویا وہ زبان سے یہ کہہ رہا ہے کہ سلف صالحین بھی بندے تھے اور ہم بھی بندے ہیں۔ بلاشبہ ایسا شخص کج رو اور گمراہ ہے، اس لیے کہ اس شخص نے ان دلائل کو تسلیم نہیں کیا جو ابھی ہم نے قرآن وسنت کی روشنی میں آپ کو سنائے ہیں۔ دراصل اس شخص نے "سبیل المومنین" کو اختیار نہیں کیا، اس نے قرآن وسنت کو صحیح معنوں میں سمجھا ہی نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت اور اہمیت کا اس نے اعتراف نہیں کیا۔ ایسا شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی سے منحرف اور مذکورہ قرآن و حدیث کے دلائل سے انکار کا مرتکب ہوا، اس شخص نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور اپنی عقل پر اعتماد کیا۔ کیا انسان کی عقل معصوم ہے؟ ہرگز نہیں۔ انسان کی عقل معصوم نہیں، اس سے ہر دم غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے سے دستبردار ہونے والا شخص صریحاً گمراہ ہوسکتا ہے۔

میرے خیال میں فرقوں کے درمیان زیادہ تر اختلاف تو زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور جو اس نئے دور میں اختلاف پیدا ہوا ہے، وہ فہم سلف پر ہے، یعنی سلف صالحین کی طرف رجوع نہ کرنے کی بنا پر ہے۔

ہر کوئی کتاب وسنت کے ساتھ وابستگی کا دعویٰ کرتا ہے۔ آج کل نوجوانوں کی زبان سے یہ بات ہمارے سننے میں آرہی ہے اور نوجوان حیران و پریشان یہ سوال کرتا ہے کہ یہ لوگ بھی کتاب وسنت کا نام لیتے ہیں اور وہ لوگ بھی کتاب وسنت کا راگ الاپتے ہیں۔ سبھی لوگ کتاب وسنت کا دم بھرتے ہیں لیکن ہم فیصلہ کس طرح کریں کہ کتاب وسنت کے صحیح معنوں میں متوالے کون لوگ ہیں؟ کون لوگ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہیں؟ سلف صالحین کے منہج کو کن لوگوں نے اختیار کیا ہے اور ہم کس جماعت کے ساتھ منسلک ہوں؟ کون لوگ صحیح منہج پر قائم ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ جس نے کتاب وسنت کی تفہیم میں اپنی خود ساختہ تشریح پر اعتماد کا اظہار کیا لیکن اس نے سلف صالحین پر اعتماد کا اظہار نہ کیا، اس نے درحقیقت کتاب وسنت پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی عدم اعتماد کا اظہار کیا اور اپنی عقل، فہم اور تشریح پر اعتماد کیا۔ میری عادت ہے کہ میں اس مسئلے کی وضاحت کے لیے چند مثالوں کا سہارا لیتا ہوں، تاکہ سامعین آسانی کے ساتھ بات کو سمجھ لیں۔ میں ہمیشہ سلف صالحین کے منہج کی وضاحت مثالوں سے کرتا ہوں۔

فاروق اعظم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِذَا جَادَلَکُمْ اَھْلُ الْاَھْوَاءِ وَالْبِدَعِ بِالْقُرْاٰنِ فَجَادِلُوْھُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ حَمَّالُ وُجُوْهٍ .)) ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھلا کیوں ارشاد فرمائی؟

میرا خیال ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بنا پر یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (النحل: ١٦/ ٤٤)

''ہم نے یہ ذکر (قرآن کریم) تم پر نازل کیا ہے، تاکہ آپ وضاحت کریں لوگوں کے لیے جو ان کی طرف نازل کیا گیا۔''

کیا خیال ہے کہ اگر کوئی عربی مسلمان خواہ اپنے دور کا سیبویہ کیوں نہ ہو اور جسے عربی زبان اور عربی ادب پر عبور حاصل ہو، کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے ہٹ کر قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کے بغیر سمجھنا ممکن ہی نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ آپ، لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کریں تاکہ وہ لوگ خوب اچھی طرح احکام الٰہیہ کو سمجھ سکیں۔ کیا قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ حکم نہیں ہے؟

❶ التاریخ الکبیر بخاری: ٦/ ١٩١٠۔ الدارمی: ١٢١۔ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ٦/ ٧٤٢۔ ٧٦٣۔ بیان العلم لابن عبدالبر: ١٩٢٧۔ الشریعه لآجری: ٩٣، ١٠١، ١٠٢۔ الفقهیه والمتفقهه: ١/ ٢٣٤۔ الابانة الکبریٰ لابن بطة: ٦٢، ٦٣، ٧٧٦۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة لالکائی: ٢٠٢۔ اصول السنة ابن ابی زمنین: ٧۔ امام بخاری اور ابو حاتم رازی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (النحل: ۱۶/ ۴۴)

''تا کہ آپ وضاحت کریں لوگوں کے لیے جو ان کی طرف نازل کیا گیا۔''

کیا یہ فرمان الٰہی فضول اور رائیگاں ہے؟ حاشا وکلا! اللہ کا کلام فضول اور رائیگاں ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جس نے بھی یہ ارادہ کیا کہ وہ قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے بغیر سمجھے وہ بڑی دور کی گمراہی میں مبتلا ہوا۔ ❶

کیا کسی شخص کے لیے یہ ممکن ہے خواہ وہ عربی زبان کا کتنا ہی بڑا ماہر کیوں نہ ہو کہ وہ قرآن وسنت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج سے ہٹ کر سمجھ سکے؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ واقعی کسی بھی شخص کے لیے قرآن وسنت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہم وفراست کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔ اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کو سمجھ کر تابعین کرام کی طرف منتقل کیا۔ تابعین نے تبع تابعین کی طرف قرآن مجید کو منتقل کرنے کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان ذرائع سے قرآن مجید امت مسلمہ کی طرف منتقل ہوا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ قرآن مجید کے جو الفاظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ پر نازل کیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر ہماری طرف منتقل کیے اور قرآنی آیات کی رسول اللہ ﷺ نے جو تشریح وتفسیر کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی زبان مبارک سے سن کر وہ ہماری طرف منتقل

❶ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''منزلة السنة فی الاسلام'' میں لکھا ہے کہ یہ بات بالکل واضح اور دوٹوک ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی بڑا عربی زبان کا ماہر ہو اس کے لیے سنت رسول ﷺ سے مدد لیے بغیر قرآن کریم کو سمجھنا ممکن ہی نہیں۔ کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر عربی زبان کو جاننے والا نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کرام وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جن کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا اور ان کی زبان میں کسی عجمی لب ولہجے کی آمیزش نہیں ہوتی تھی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اگر کسی نے اپنی زباں دانی پر اعتماد کرتے ہوئے قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کی تو اس نے بھی قرآنی آیات کا صحیح مفہوم سمجھنے میں درست طریقہ اختیار نہ کیا۔ ذم الکلام واھله لأبی اسماعیل الھروی: ۲/ ۱۲۱۔ جامع بیان العلم وفضیله لابن عبدالبر: ۲/ ۱۱۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔

میں آپ کے سامنے یہ نکتہ بھی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے بیان کی تین صورتیں تھیں اور یہی حدیث رسول ﷺ کی تین اقسام کہلاتی ہیں:

١......قولی ٢......فعلی ٣......تقریری

- ١ رسول اللہ ﷺ نے دینی احکامات کو اپنے الفاظ میں بیان کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے الفاظ کو ہماری طرف منتقل کیا، تو آپ ﷺ کے ان ارشادات کو قولی حدیث کہا جاتا ہے۔
- ٢ رسول اللہ ﷺ نے دینی احکامات پر خود عمل کر کے دکھلایا تو آپ کے ان معمولات پر فعلی حدیث کا اطلاق ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے معمولات کو امت مسلمہ تک پہنچایا۔
- ٣ کسی صحابی نے کوئی عمل رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی، اس کو تقریری حدیث کہتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو بھی ہو بہو امت مسلمہ کی طرف منتقل کیا۔

اس بنا پر ہمارے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے محض لغت پر اعتماد کریں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل اور فہم وفراست کو پیش نظر نہ رکھیں۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہم عربی زبان سے یکسر مستغنی ہو جائیں۔ کیونکہ ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ جو عجمی لوگ اچھی طرح عربی زبان سے واقف نہیں تھے، ان سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں اور خاص طور پر اس اصولی غلطی کا ان کی طرف سے ظہور ہوا کہ انہوں نے کتاب و سنت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین کی طرف رجوع نہیں کیا۔

اس سے پہلے کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے جو میں نے عربی زبان پر عدم اعتماد کا ذکر کیا، میری اس سے مراد ہرگز یہ نہیں تھی کہ عربی زبان کی سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اس زبان کو جانے بغیر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موقف سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ عربی زبان کی اہمیت سے کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار ہے۔

اب میں آپ کی خدمت میں قرآن مجید کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (المائدۃ: ۵/ ۳۸)

''چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔''

دیکھیے! اس آیت کریمہ کی تفسیر کے لیے ہمارے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم صرف عربی زبان پر اعتماد کریں۔ کیونکہ لغوی طور پر چور کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوگا جو کسی ایسی جگہ سے مال کو چرائے جس جگہ مال کو محفوظ کیا گیا ہے۔ وہ مال زیادہ ہو یا کم۔ ایک انڈا چرایا گیا ہو، ایک آنا یا پیسا۔ لغوی طور پر چرانے والے کو چور کہا جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (المائدۃ: ۵/ ۳۸)

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔''

کیا جس مرد وزن نے ایک انڈا یا ایک پیسا چوری کیا، اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ اتنی معمولی چیز چرانے کی وجہ سے اس کے مرتکب پر یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت رسول اللہ ﷺ کے بیان کی روشنی میں معتبر ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کا اس حکم کے بارے میں ارشاد گرامی ہے:

((لَا قَطْعَ إِلَّا فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا)) [1]

''چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مقدار میں چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔''

---

[1] بخاری: ۶۷۸۹، ۶۷۹۰، ۶۷۹۱۔ مسلم ۱۶۸۴ ...... یہ حدیث ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ چوری کیا ہوا مال جس پر ہاتھ کاٹنے کی حد نافذ ہوتی ہے اس کا نصاب چوتھائی دینار ہے یا اس کے مساوی قیمت نصاب ہوگی۔ علامہ نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں: جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نصاب سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نصاب سونے کا چوتھائی دینار ہے یا اس کے مساوی قیمت کی چیز ہو، خواہ وہ تین درہم ہوں یا کوئی اور چیز جس کی قیمت چوتھائی دینار کے برابر ہو۔ اس سے کم چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی حد نافذ نہیں ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص اگر ربع دینار سے کم چوری کرتا ہے، اگرچہ لغوی طور پر وہ چور ہوگا لیکن شرعی طور پر اس کو چور نہیں کہا جائے گا۔ یہاں پر میں آپ کی خدمت میں ایک علمی حقیقت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس سے بیشتر طالب علم بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان دو قسم کی ہے، ایک عربی زبان وہ ہے جو باپ دادا سے وراثت میں چلی آ رہی ہے اور دوسری عربی زبان شرعی ہے۔ شرعی زبان کی اصطلاحات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے متعین کردہ ہیں۔ عرب جو عربی زبان بولتے تھے، وہ قرآن کریم میں استعمال کی گئی شرعی اصطلاحات سے کما حقہ واقف نہ تھے۔

آپ ذرا اس نکتے پر غور وتدبر کریں کہ لغوی اعتبار سے سارق ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو کسی بھی چیز کے چرانے کا مرتکب ہو، خواہ وہ چیز مقدار میں کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ لیکن شرعی طور پر چور اس شخص کو کہا جائے گا جو ربع دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی چیز کی چوری کا مرتکب ہو۔

امر واقع یہ ہے کہ ہم قرآن وسنت کو صرف عربی زبان پر اعتماد کرتے ہوئے صحیح معنوں میں نہیں سمجھ سکتے۔

آج کل بہت سے مصنفین اپنی عربی دانی کے بل بوتے پر قرآن مجید کی تفسیر اور احادیث کی تشریحات کرتے ہوئے ایسے ''نئے نئے'' نکتے بیان کرتے ہیں کہ جن کو مسلمان پہلے نہیں جانتے تھے۔ اسی لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی دعوت کو سمجھنے کا دارومدار قرآن مجید، احادیث رسول کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم اور طرز عمل پر ہوگا۔

آیئے! پہلے چور مرد اور چور عورت کے بارے میں جو قرآنی آیت بیان کی گئی ہے اس پر مزید غور وتدبر کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (المائدۃ: ۵/ ۳۸)

اس آیت کریمہ کی تفسیر لغت کے اعتبار سے معتبر نہیں سمجھی جائے گی بلکہ اس کی تفسیر شرعی اصطلاح کے اعتبار سے صحیح ہوگی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا قَطْعَ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)) ❶

”ربع دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چور مرد ہو یا عورت، چوری کا ارتکاب کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟

قابل غور بات یہ ہے کہ لغت میں ہاتھ کا اطلاق انگلیوں سے لے کر بغل تک ہوتا ہے۔ کیا چور کا بغل کے پاس سے ہاتھ کاٹا جائے گا؟

اس سلسلے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان سے چوری کے مال کا نصاب تو متعین کر دیا لیکن چوری کے مرتکب کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے گا، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے صراحت نہیں ملتی۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی قولی حدیث تو نہیں ملتی البتہ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی فعلی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا اور سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔ اسی کو حدیث فعلی کہتے ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی دوسری قسم ہے۔

حدیث تقریری کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کسی صحابی نے کوئی عمل کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی، اسے وہ کام کرنے سے منع نہیں کیا۔ اس کا

---

❶ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جمہور علمائے سلف وخلف کا موقف یہ ہے کہ چور کا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ ہتھیلی اور بازو کے درمیانی جوڑ کو کہتے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ: ۸/۲۷۰ میں لکھا ہے کہ چور جب پہلی دفعہ چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ ہتھیلی اور بازو کے درمیانی جوڑ سے کاٹا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ سب علماء کا یہی موقف ہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر: ۳/۵۲۹ میں لکھتے ہیں کہ ہاتھ کو کلائی سے کاٹا جائے گا اور پاؤں کو ٹخنے سے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ اپنی کتاب التمہید: ۶/۸ میں یہی لکھتے ہیں۔ تفسیر بغوی: ۱/۶۷۱ میں اس کی تائید درج ہے۔ مسائل الاجماع لابن القطان: ۲/۲۶۲ میں یہی موقف اختیار کیا گیا ہے۔ درج ذیل کتابوں میں یہی موقف بیان کیا گیا ہے: شرح مسلم نووی: ۶/ ۱۹۳۔ نصب الرایہ للزیلعی: ۳/ ۵۶۸ تلخیص الحبیر لابن حجر: ۴/ ۱۳۹۔ فتح القدیر للشوکانی: ۲/ ۵۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار کر کے اس عمل کے جائز ہونے کی تصدیق کردی جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام کے کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا۔ یہ حدیث رسول کی تیسری قسم ہے، اسے تقریری حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا کسی عمل کے لیے اقرار یہ ہوتا ہے کہ کسی شخص نے آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا، آپ ﷺ نے اس شخص کو وہ کام کرنے سے منع نہیں کیا۔ یہ اقرار نہ تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ہوا اور نہ آپ ﷺ کے عمل سے، بلکہ یہ عمل کسی دوسرے شخص نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کیا لیکن آپ ﷺ نے اسے منع نہیں کیا۔ گویا رسول اللہ ﷺ نے وہ کام بچشمِ خود دیکھا اور اس پر خاموشی اختیار کرتے ہوئے اس عمل کے جائز ہونے کا اقرار کیا۔

لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کو دیکھ کر اسے غیر مستحسن قرار دیا، اگرچہ وہ کام کسی صحابی نے کیا ہو، لیکن یہ ثابت ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو کرنے سے منع کیا ہے، وہ کام کرنا شرعاً ممنوع ہوگا اور یہ کام اس سے مختلف ہوگا جس کے ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ گویا رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا اس کام کے جائز ہونے کا اقرار ہے، اس کی مثال درج ذیل ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

((كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ❶

''ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے اور چلتے

---

❶ مسند امام احمد: ۲/ ۱۲، ۲۴، ۲۹۔ الدارمی: ۲۱۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۵۲۴۳۔ نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ بحوالہ مسند امام احمد: ۲/ ۱۰۸۔ ترمذی: ۱۸۸۰۔ ابن ماجہ: ۲۳۰۱۔ یحیٰی بن معین، علی بن مدینی، احمد بن حنبل، ابو حاتم، ابو زرعہ، امام بخاری اور امام ترمذی رحمہم اللہ نے اس حدیث کو معلل قرار دیا ہے۔ العلل لابن ابی حاتم: ۱۵۰۰۔ تاریخ بغداد: ۸/ ۱۹۱، ۱۹۲۔ العلل الکبیر ترمذی: ۲/ ۷۹۱ تا ۷۹۳۔ ارشاد الھائم لبیان حکم فی شرب او اکل وھو قائم، لابی معاذ خالد بن عبدالعال ص ۳۲، ۳۴۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے اور اس طرح البانی رحمہ اللہ نے صحیح المشکوۃ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے: ۴۲۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کھانا کھالیا کرتے تھے۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں دو کاموں کا ذکر کیا ہے:

① کھڑے ہوکر پانی پینے کا۔

② چلتے پھرتے ہوئے کھانا کھانے کا۔

یہ دونوں کام واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہوئے لیکن ہمارے لیے قابل غور بات یہ ہے کہ ان دونوں کاموں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

یعنی کھڑے ہوکر پانی پینے اور چلتے پھرتے کھانا کھانے کے بارے میں شریعت میں کیا حکم ہے؟

عزیزانِ ذی وقار! ...... میں نے آپ کے سامنے شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے جو اصولی گفتگو کی ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی عمل کو شرعی قرار دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی، فعلی یا تقریری حدیث کے تناظر میں اس عمل کو دیکھا جائے گا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مذکورہ تین اقسام میں سے کوئی ایک قسم بھی اس عمل کی تائید میں ہو تو وہ عمل شرعی کہلائے گا، ورنہ اسے شرعاً ممنوع قرار دیا جائے گا۔

جب ہم پہلے کام یعنی کھڑے ہوکر پانی پینے کا شرعی طور پر جائزہ لیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے ہیں، تو ہمیں یہ منظر دکھائی دیتا ہے کہ معاشرے کی اکثریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل پیرا ہے۔ اکثر لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ معاشرے کے بیشتر افراد سونے کی انگوٹھی بڑے فخر سے پہنتے ہیں، سونے کی زنجیر پہنتے ہیں اور ریشم کا لباس زیب تن کرتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ اعمال کے ارتکاب پر خاموشی اختیار کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، سونے کی زنجیر گلے میں ڈالنے اور ریشم کا لباس زیب تن کرنے سے اپنی امت کو منع فرمایا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو کام سرانجام دیے گئے ان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کاموں سے آپ نے منع کیا اور بعض کاموں کے بارے میں خاموشی اختیار کی۔ گویا خاموشی اختیار کر کے اس کام کے جائز ہونے کا اقرار کیا۔

میں یہاں اپنی بحث کو طول نہیں دینا چاہتا، کیونکہ میرے پیش نظر مختصراً آپ کو حقائق سے آگاہ کرنا ہے۔ میں طویل بحث میں پڑ کر اختصار کے دامن کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ میں نے پہلے سے ہی یہ سوچ رکھا ہے کہ بات مختصر مگر مدلل ہو۔ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرنے کے لیے تو ایک خصوصی مجلس منعقد ہونی چاہیے، تاکہ اکیلے اس مسئلے کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کیا جا سکے۔ البتہ میں یہاں آپ کی خدمت میں صرف ایک صحیح حدیث بیان کرنے پر اکتفا کروں گا، جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

یہ حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔"

اسی سلسلے کی ایک دوسری حدیث مندرجہ ذیل ہے:

((زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا)) ❷

"رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹ پلائی۔"

اب قابل غور بات یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کھڑے ہو کر پانی پینے کی

---

❶ مسلم: ۲۰۲۵۔ یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مسلم: ۲۰۲۴۔ یہ حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

❷ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاحادیث الصحیحۃ: ۱/ ۳۴۰ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے جو منع کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے کھڑے ہو کر پانی پینا حرام ہے۔ یاد رہے کہ جمہور علماء نے کھڑے ہو کر پانی پینے کو ممنوع قرار دیا ہے، جبکہ ابن حزم رحمہ اللہ کھڑے ہو کر پانی پینے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اس مسئلے کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لیے شیخ ابو معاذ خالد بن عبدالعال کی کتاب "ارشاد الهائم لبیان حکم من شرب او اکل وهو قائم" کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے مرفوع احادیث، آثار صحابہ اور اہل علم کے اقوال بڑی تفصیل سے درج کر دیے ہیں۔ اس کتاب کو مکتبہ امام ذہبی کویت نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مکتبہ کے مالکان کو جزائے خیر عطا کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت دی۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوکر پانی نہیں پیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع کرنے کی بنا پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کالعدم تصور کیا جائے گا۔

جہاں تک حدیث کے دوسرے جز کا تعلق ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے پھرتے کھالیا کرتے تھے، اس سلسلے میں ہم تک کوئی صحیح حدیث نہیں پہنچی کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے چلتے پھرتے کھانا کھانے سے منع فرمایا ہو۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چلتے پھرتے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع نہیں کیا بلکہ خاموشی اختیار کی جس سے استدلال کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات میں خاموشی اختیار کرکے ایسا کرنے کو جائز قرار دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ کی تقریری حدیث کا اطلاق ہوگا۔ ❶

یہاں میں اپنی بات دہرانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل اور فہم وبصیرت پر اعتماد کرنا ضروری ہے۔ کوئی انسان کتاب وسنت کو اپنے علم کے بل بوتے پر صحیح انداز میں نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج کو پیش نظر نہ رکھے۔ میرا خیال ہے کہ کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج کی قید لگانے کی اہمیت اچھی طرح واضح ہوگئی۔ اب میں اس بات کو مزید واضح کرنے کے لیے ایک اور پہلو آپ کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ صورتِ حال یہ ہے کہ زمانہ قدیم سے مسلمان بہت سے فرقوں میں تقسیم ہوگئے۔ آپ نے معتزلہ کا نام سنا ہوگا۔ ❷

---

❶ شیخ البانی رحمہ اللہ نے چلتے پھرتے کھانا کھانے کو مباح اور جائز قرار دیا ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایسا کرنے پر خاموشی اختیار کی جو آپ ﷺ کی طرف سے اقرار کے زمرے میں آئے گی۔ اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے میری کتاب ''ارشاد الھائم'' کا مطالعہ کریں۔ (ابو معاذ خالد بن عبدالعال)

❷ **معتزلہ**: یہ ایک گمراہ فرقہ ہے، اس فرقے کو واصل بن عطاء کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ شخص حسن بصری رحمہ اللہ کا شاگرد تھا۔ جب سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے کا انجام پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اسلام اور کفر کے درمیان معلق ہے۔ واصل بن عطاء یہ جواب سن کر کبیدۂ ⇐

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ حضرات نے مرجئہ، ● خوارج ● اور زیدیہ کا نام بھی ضرور سنا ہوگا۔ ●
آپ نے یقیناً شیعہ ● اور روافض کا نام بھی سنا ہوگا۔ ●

⇐ خاطر ہوا اور جماعت سے الگ ہو کر مسجد کے ایک ستون کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ اس کا نظریہ یہ تھا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب جہنم میں جائے گا کیونکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا کفر ہے۔ اس کے ساتھ عمرو بن عبید اور کچھ دیگر لوگ مل گئے، ان کو معتزلہ کے نام سے پکارا گیا۔

❶ **المرجئہ** یہ بھی ایک گمراہ فرقہ ہے۔ اس فرقے سے منسلک حضرات کا موقف یہ ہے کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب کا نام ہے۔ زبان سے اقرار اور عمل بالجوارح ضروری نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ اس فرقے سے منسلک لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ جہنم میں صرف کافر جائیں گے، کوئی مومن گنہگار جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس فرقے سے وابستہ لوگ محض ایمان کی بنیاد پر جنت میں داخلے کے امیدوار ہوتے ہیں، خواہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے کے نامۂ اعمال میں کوئی نیک عمل نہ ہو۔ اسی لیے انہیں مرجئہ کہا جاتا ہے۔

❷ **خوارج** یہ بھی ایک گمراہ فرقہ ہے۔ اس فرقے کے ساتھ منسلک لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں اپنے گھروں سے ان کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے تھے، اس لیے انہیں خوارج کا نام دیا گیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوارج بدترین لوگ ہیں۔ میری معلومات کے مطابق ان سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی اور برا نہیں ہوگا۔

❸ **الزیدیہ**: اس فرقے سے منسلک لوگ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پیروکار تھے۔ یاد رہے کہ الزیدیہ شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے۔ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل، اعلیٰ اور ارفع سمجھتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سب سے افضل تھے۔ خلیفۂ اوّل ہونے کا حق ان کا تھا۔ اُن کا موقف ہے کہ امامت صرف اولادِ فاطمہ میں ہوگی۔ ان کا یہ بھی موقف ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب دائمی جہنمی ہوگا۔ ان کا نظریہ ہے کہ ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج ضروری ہے۔ نیز ان کا یہ کہنا ہے کہ فاجر و فاسق امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

❹ شیعہ: اس فرقے سے منسلک لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سے افضل گردانتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ مسندِ خلافت پر سب سے پہلے فائز ہونا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا۔ شیعہ کی تین قسمیں ہیں:
(۱) غالی شیعہ۔ (۲) امامی شیعہ۔ (۳) زیدیہ۔ پھر ہر قسم کی آگے کئی شاخیں ہیں۔

❺ روافض: وہ بدطینت فرقہ ہے، جس کے ساتھ منسلک لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ رافضی کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جو لوگ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو گالی دیتے ہیں۔ طبقات الحنابلہ: ۱/ ۳۳۔ الفتاوی ابن تیمیہ: ۴/ ۴۳۵۔ انہیں رافضی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خلافت اور امامت کو تسلیم نہیں کرتے۔ مقالات ابی الحسن الاشعری: ۱/ ۸۷۔ الفتاویٰ لابن تیمیہ: ۴/ ۴۳۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن فرقوں کا میں نے ابھی تذکرہ کیا، اگرچہ یہ سب فرقے انتہا درجے کے گمراہ ہیں، وہ کتاب وسنت کے حوالے سے عام مسلمانوں کے ساتھ نظریاتی اتفاق بھی نہیں رکھتے، لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی بھی علانیہ طور پر نہیں کہتا کہ ہم کتاب وسنت کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بھی یہ کہے کہ میں کتاب وسنت کو سرے سے مانتا ہی نہیں تو وہ مکمل طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سب گروہ کتاب وسنت پر اعتماد کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر ان کے درمیان اختلاف کیوں ہے؟ میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تمام گروہ کتاب وسنت پر اعتماد کا دعویٰ تو ضرور کرتے ہیں لیکن تیسرے اصل یعنی سلف صالحین کے منہج کو اختیار کیے بغیر ان کی طرف سے کتاب وسنت پر اعتماد کرنے کا دعویٰ معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔

صورتِ حال یہ ہے کہ سنت کی حیثیت قرآن کریم سے یکسر مختلف ہے۔ قرآن کریم تو ایک جلد میں محفوظ ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے جبکہ سنت سیکڑوں کتابوں میں منتشر ہے۔ احادیث کی بہت سی کتابیں قلمی نسخوں کی صورت میں پائی جاتی ہیں جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ احادیث کی یہ کتابیں ابھی تک عالم غیب میں ہیں، لیکن احادیث کی جو کتب شائع ہو چکی ہیں، ان میں صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور ضعیف بھی۔

جو لوگ حدیث پر اعتماد کرتے ہیں، خواہ وہ لوگ اہل سنت والجماعت سے منسلک لوگ ہوں اور ان کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم سلف صالحین کے منہج کو درست سمجھتے ہیں، یا وہ لوگ اہل سنت والجماعہ کے علاوہ کسی دوسرے گروہ سے ہوں، حقیقت میں وہ صحیح اور ضعیف روایات میں تمیز نہیں کرتے۔ وہ دراصل کتاب وسنت کی مخالفت کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ وہ لوگ ضعیف یا موضوع احادیث پر اعتماد کرتے ہیں۔

جن گمراہ فرقوں کا میں نے پہلے تذکرہ کیا، وہ بعض قرآنی حقائق اور احادیث نبویہ کا انکار کرتے ہیں۔ یہ صورت حال زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے اور زمانہ جدید میں بھی یہی صورت حال پائی جاتی ہے۔

قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جنت میں مومن اللہ رب العزت کا دیدار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ بلاشبہ اہل ایمان کو یہ عظیم نعمت اس وقت میسر ہوگی جب وہ سدابہار جنت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ رب العزت جنت میں اہل ایمان کے سامنے جلوہ افروز ہوں گے اور مومن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوں گے۔ ایک سلفی عالم دین نے اپنے شعر میں کیا خوب دیدار الٰہی کا منظر پیش کیا ہے:

یَرَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ
وَتَشْبِیْہٍ وَ ضَرْبٍ مِنْ مِثَالٍ

''مومن اللہ رب العزت کو بغیر کیفیت وتشبیہ کے دیکھیں گے اور اس کی کوئی مثال بھی نہیں دی جاسکتی۔''

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ اہل ایمان سدابہار جنت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ یہ بات قرآنی آیات اور بہت سی احادیث رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ اس عظیم نعمت کا بعض قدیم اور جدید فرقوں نے کس طرح انکار کردیا؟ قدیم فرقوں میں معتزلہ ہیں جو جنت میں دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔ میری معلومات کے مطابق اس وقت روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ میں معتزلہ میں سے ہوں۔ دراصل انہوں نے اپنی عقل پر اعتماد کرتے ہوئے دیدار الٰہی کا انکار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ افسوس! معتزلہ نے اس حقیقت کا انکار کیسے کردیا؟ وہ دراصل دیدارِ الٰہی کا انکار کرکے قرآن کریم کی درج ذیل آیت کے منکر ٹھہرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ (القیامۃ: ۷۵/ ۲۲، ۲۳)

''اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

کیا معتزلہ نے اس آیت کریمہ کا انکار نہیں کردیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ معتزلہ نے صریحاً انکار نہیں کیا بلکہ انہوں نے آیت کی تاویل اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرتے ہوئے کی ہے۔ اگر وہ صاف انکار کردیتے تو کافر اور مرتد ٹھہرتے لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ اہل سنت معتزلہ کو ایک گمراہ فرقہ تو کہتے ہیں لیکن اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرۂ اسلام سے خارج قرار نہیں دیتے۔ معتزلہ قرآنی الفاظ کے تو منکر نہیں البتہ ان الفاظ کے معنی و مفہوم سے انکاری ہیں۔ قرآن حکیم کے الفاظ یہ ہیں:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامۃ: ۷۵/ ۲۲، ۲۳)

"اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔"

معتزلہ نے اس آیت کریمہ کی تاویل کی ہے۔ الفاظ کا تو انہوں نے انکار نہیں کیا البتہ آیت کے معنی و مفہوم سے انکاری ہو گئے ہیں۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ الفاظ معانی کا قالب ہوتے ہیں۔ اگر ہم الفاظ پر ایمان لانے کا اظہار کریں اور معانی کا انکار کریں تو ایسے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ معتزلہ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار کا کیوں انکار کیا؟ دراصل ان کی ناقص عقلوں میں دیدارِ الٰہی کا تصور نہ سما سکا۔

معتزلہ کا خیال ہے کہ انسان ایک عاجز مخلوق ہے، اس کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ظاہری طور پر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ جیسا کہ یہودیوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا تھا کہ ہم آپ پر تب ایمان لائیں گے، جب ہم اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یہ ایک مشہور و معروف قصہ ہے، جسے قرآن حکیم میں کچھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۲/ ۵۵)

"اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم تم پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اللہ کو علانیہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ تمہیں بجلی کی کڑک نے پکڑ لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔"

ایک دفعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ الٰہی! میں آپ کا دیدار کرنے کا متمنی ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر انہیں بتا دیا تھا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ (الاعراف: ۷/ ۱۴۳)

''عرض اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں، ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس ان کے رب نے جو اس پر تجلی فرمائی تو تجلی اس کے پرخچے اڑا دیے اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔''

معتزلہ کی عقلیں تنگ دامانی کا شکار ہو گئیں، وہ قرآنی دلیل کے ساتھ مذاق کرنے لگے۔ انہوں نے قرآنی آیت کی تاویل کا ارتکاب کیا۔ معتزلہ نے ایسے کیوں کیا؟

معتزلہ نے یہ طرزِ عمل اس لیے اختیار کیا کہ ان کا ایمان کمزور تھا۔ غیب کی نسبت انہیں اپنی عقلوں پر زیادہ قوی ایمان تھا۔ حالانکہ سورۂ بقرہ کے آغاز میں غیب پر ایمان لانے کو تقویٰ شعار لوگوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۖ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ (البقرہ: ۲/ ۱، ۲)

''الم۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، سراپا ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔'' (البقرۃ: ۲/ ۱-۲)

متقی یعنی پرہیزگار کون ہیں؟ ان کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرۃ: ۲/ ۱-۳)

''جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔''

یاد رہے کہ اللہ رب العزت کی ذات گرامی عالم الغیوب ہے۔ جب ہمارے رب تعالیٰ نے اپنے بارے میں بات کی، تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی تصدیق کریں اور اس پر ایمان لائیں، چونکہ ہماری سوچ بہت کوتاہ ہے۔ معتزلہ نے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کیا، اسی بنا پر انہوں نے بہت سے شرعی حقائق کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حقائق میں سے ایک حقیقت اہل جنت کا دیدارِ الٰہی سے سرفراز ہونا بھی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے درج ذیل فرمان سے ثابت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ (القیامۃ: ۷۵/ ۲۲، ۲۳)

"اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔"

اسی طرح درج ذیل آیت کریمہ معتزلہ کے لیے پہلی آیت کریمہ سے زیادہ پیچیدہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ (یونس: ۱۰/ ۲۶)

"جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے جنت ہے اور مزید فضل۔"

اس آیت کریمہ میں لفظ الْحُسنیٰ سے مراد جنت ہے اور زیادۃٌ سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ صحیح مسلم میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ میں الْحُسْنٰى سے مراد "جنت" اور زِيَادَةٌ سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا "دیدار" ہے۔"[1]

---

[1] صحیح مسلم: ۱۸۱۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا:

"اذا دخل اهل الجنة الجنة يقول الله تبارك وتعالى تريدون شيئًا ازيدكم فيقولون الم تبيض وجوهنا؟ الم تدخلنا الجنة؟ وتنجنا من النار؟ فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئًا احب اليهم من النظر إلى ربهم عزوجل ٧ / ٨، زاد مسلم ثم تلاهذه الآية لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ."

"جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے، کیا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے اس کا اضافہ کردوں؟ تو جنتی کہیں گے یا الٰہ العالمین! کیا آپ نے ہمارے چہروں کو منور نہیں کردیا؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کردیا؟ اور جہنم سے ہمیں نجات نہیں دے دی؟ تو پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ انہیں یعنی اہل جنت کو اپنے رب تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر زیادہ محبوب کوئی اور چیز نہ دی گئی۔" امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ یہ آیت تلاوت کی "الذين احسنوا الحسنى وزيادة" ان لوگوں کے لیے جنہوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا، جنت ہے اور مزید فضل۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن معتزلہ نے دیدارِ الٰہی کا انکار کیا ہے، حالانکہ فرمان الٰہی إلی ربها ناظرة میں دیدارِ الٰہی کا صراحتاً تذکرہ ہے۔

شیعہ بھی معتزلہ کی پیروی کرتے ہوئے دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں۔ شیعہ نے معتزلہ کا عقیدہ اپناتے ہوئے دوسری آیت کریمہ کی بھی تاویل کی اور رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ مروی حدیث کا انکار کر دیا اور وہ قرآن کریم کی اس آیت کی تاویل کرنے کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا انکار کرنے کے مرتکب ہوئے۔ اس طرح وہ نجات پانے والے گروہ سے خارج ہوں گے۔

یاد رہے کہ نجات پانے والے گروہ کی رسول اللہ ﷺ نے تعریف یہ کی کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو میرا اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل اختیار کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ کو یقین تھا کہ اہل ایمان اپنے رب کا دیدار کریں گے۔ بخاری اور مسلم میں سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ)) [1]

"تم قیامت کے دن اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں رات کا چاند دیکھتے ہو، تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔"

معتزلہ نے اپنی ناقص عقلوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان احادیث رسول کا انکار کر دیا۔ نہ انہوں نے اللہ کے دیدار کو تسلیم کیا اور نہ وہ اس حقیقت پر ایمان لائے۔ دراصل وہ ایمان میں کمزور تھے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کے احکام کا انکار کر کے اپنی گمراہی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ بات تو میں نے آپ کے گوش گزار کر دی کہ زمانہ قدیم سے بعض گمراہ فرقے اپنے

[1] صحیح بخاری: ٧٤٣٤۔ مسلم: ٦٣٣.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط نظریات کے پرچار میں مصروف ہیں، لیکن آج زمانہ جدید میں خوارج کے یعنی اباضیہ ❶ فرقے کے لوگ اپنی گمراہی کی دعوت کی نشرواشاعت میں بڑے سرگرم ہیں۔ وہ اپنی طرف سے گمراہ کن مضامین اپنے رسائل میں شائع کرنے میں بڑے سرگرم دکھائی دیتے ہیں۔

اباضیہ فرقے سے منسلک لوگ خوارج کے نظریے کو از سرنو زندہ کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ اُس گمراہی کو پھیلانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں جو زمانہ قدیم میں خوارج کے ساتھ منسوب تھی۔ جن حقائق کا خوارج نے انکار کیا اباضی فرقے کے لوگ بھی اسی طرح ان کے انکاری ہیں اور یہ بھی حقیقت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیدار کے منکر ہیں۔ ❷

اب میں آپ کی خدمت میں ایک اور بات پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے قادیانیوں کے بارے میں۔ ممکن ہے آپ نے ان کے بارے میں پہلے سنا ہو۔ وہ لوگ بظاہر اسی طرح کلمہ پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔

ہم "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" کہتے ہیں۔ قادیانی بھی اسی طرح کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں۔ یہ پانچ نمازیں بھی پڑھتے ہیں، نماز جمعہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور حج وعمرہ میں وہی اعمال سرانجام دیتے ہیں جو مسلمان انجام دیتے ہیں لیکن کئی عقائد میں وہ مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ قادیانیوں کا یہ موقف ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا محمد ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔

---

❶ **اباضیہ:** ......یہ بھی ایک گمراہ فرقہ ہے۔ یہ خوارج ہی کی ایک شاخ ہے۔ اس فرقے کے لوگ عبداللہ بن ریاض التیمی کی طرف منسوب ہیں۔ یہ خوارج کی طرح کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر قرار دیتے ہیں۔

❷ حافظ ابن احمد الحکمی نے اپنی کتاب معارج القبول: ۱/۴۳۵-۴۴۷ میں لکھا ہے کہ قرآن مجید، صحیح احادیث، اقوال صحابہ، اقوال تابعین اور آئمہ ھدیٰ ان سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اہل ایمان جنت میں اپنے رب کا دیدار کریں گے اور وہ اپنے رب کے دیدار سے لطف اندوز ہوں گے۔ یہ اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے پایاں رحمت، نعمت اور فضل وکرم ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کو جنت کی تمام نعمتوں سے افضل قرار دیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا زعم باطل یہ ہے کہ ایک نبی کا ہندوستان کی قادیان نامی بستی میں ظہور ہوا ہے، اس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک جو اس کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔

قادیانیوں نے یہ دعویٰ کیسے کر دیا کہ سیدنا محمد ﷺ کے بعد بھی انبیاء آ سکتے ہیں؟ جبکہ قرآن مجید میں واضح انداز میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ موجود ہے:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب: ۳۳/ ۴۰)

''اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

قادیانیوں نے متواتر صحیح احادیث کی موجودگی میں یہ کیسے کہہ دیا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)) [1]

''میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

قادیانیوں نے قرآن وسنت کی تاویل کی، انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر و توضیح سلف صالحین کی تفسیر و توضیح سے مختلف کی۔

حاضرین محترم!...... جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔[2] اس

---

[1] بخاری: ٤٤١٦۔ مسلم: ٢٤٠٤۔ یہ حدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابو داؤد: ٤٢٥٢۔ ترمذی: ٢٢١٩۔ یہ حدیث سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بخاری: ٣٥٣٥۔ مسلم: ٢٢٨٦۔ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بخاری: ٣٥٣٤۔ مسلم: ٢٢٨٧۔ یہ حدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

[2] مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح عقیدہ طحاویہ میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے پیروکار ہندوستان، جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان ممالک میں قادیانیوں کی مساجد بھی ہیں، جہاں یہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ شام میں بھی ان کے کچھ افراد موجود ہیں۔ اللہ ان کو نیست و نابود کرے، ان کی جڑ کاٹ دے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ نبوت کا دروازہ سیدنا محمد ﷺ پر بند نہیں ہوا بلکہ نبوت کا سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری و ساری ہے۔ اللہ انہیں تباہ و برباد کرے۔ (ابو معاذ خالد بن عبد العال)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے! یہ ایک لمبی داستان ہے۔

آج ہمارا یہ موضوع نہیں، ہم اس بکھیڑے میں نہیں پڑنا چاہتے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو حقائق کا علم نہیں اور وہ دھوکا کھا گئے۔ قرآن وسنت کے حقائق پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان حقائق سے دائیں بائیں منحرف ہونے سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے، جیسا کہ قادیانی اپنے اس دجال کی فریب کاری میں آ کر راہ حق سے منحرف ہو گئے جس (دجال مرزا غلام احمد) نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

اس مردود نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب: ۴۰/۳۳)

کا مفہوم کس طرح توڑ مروڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ مرزا غلام احمد کذاب کہتا ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ دیگر انبیاء کی زینت ہیں، جس طرح انگوٹھی انگلی کی زینت ہوتی ہے۔ قادیانیوں نے یہ تو نہیں کہا کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہی نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے اس کے معنی ومفہوم سے انکار کیا۔

یاد رہے کہ الفاظ پر ایمان لانا معتبر اور مفید نہیں ہوگا جب تک کہ ان کے مفہوم اور معنی کو تسلیم نہ کیا جائے۔ حقیقی معنی کو تسلیم کیے بغیر محض الفاظ پر ایمان لانا معتبر نہیں ہوگا۔

جب یہ ایک حقیقت ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتاب وسنت کے حقیقی معانی تک پہنچنے کا کیا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس کا صحیح طریقہ آپ کے علم میں آ چکا ہے۔ آپ اس کو اچھی طرح پہچان چکے ہیں کہ ہم الفاظ کے بارے میں محض اپنے علم پر اعتماد نہیں کریں گے اور نہ اپنی خواہش، عادت اور مذہب کے مطابق قرآن وسنت کی تفسیر کریں گے۔ کسی نے کیا خوب کہا:

وَكُلُّ خَيْرٍ فِيْ اتِّبَاعِ مَنْ سَلَفَ
وَكُلُّ شَرٍّ فِيْ ابْتِدَاعِ مَنْ خَلَفَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سلف صالحین کی اتباع میں تمام تر خیر ہی خیر ہے جبکہ خلف کی اتباع میں شر ہی شر ہے۔''

امید ہے میری یہ ناصحانہ گفتگو ہر اس شخص کے لیے مفید ہوگی جس نے میری باتوں کو دل لگا کر حاضر دماغ ہو کر غور سے سنا۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ.

محمد ناصر الدین البانی

ABU UMAIMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

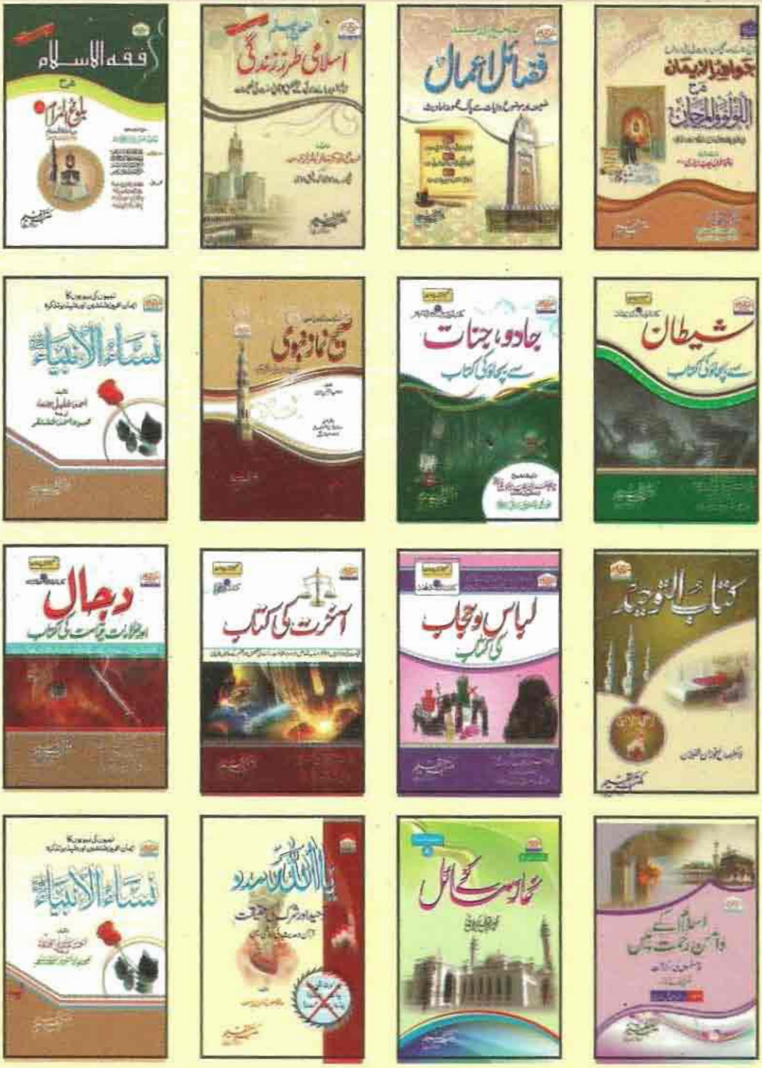

PRINT ART Delhi- Ph. 23634222

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

₹ 32/-